حکیم محمد موسیٰ امرتسری

کے

خطوط

متعلقہ ذخیرۂ کتب و دیگر

مرتبہ

سید جمیل احمد رضوی

سابق چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی لائبریری

دائرۃ الفیض گنج بخشؒ لاہور

حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے خطوط

(متعلقہ ذخیرۂ کتب و دیگر)

مرتبہ

سید جمیل احمد رضوی

سابق چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی لائبریری

دار الفیض گنج بخش

لاہور

۲۰۰۸ء

سلسلہ اشاعت نمبر ۴۵

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کتاب ---------- حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے خطوط
مرتب ---------- سید جمیل احمد رضوی
شرف اشاعت ---------- دارالفیض گنج بخش۔ لاہور
ناظم اشاعت ---------- میاں محمد ریاض ہمایوں سعیدی
اہتمام ---------- حکیم محمد سلیم مرتضائی۔ فیصل آباد
تعداد ---------- گیارہ سو
سن اشاعت ---------- ذی القعدہ ۱۴۲۹ھ، نومبر 2008ء
ہدیہ ---------- ایصال ثواب امت رسول اللہ ﷺ

حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے نویں سالانہ عرس مبارک ۱۴۲۹ء،
نومبر ۲۰۰۸ء کے موقع پر تقسیم کی جا رہی ہے۔

رمائیں۔

لاہور

اسلامیہ کالج،
سرگودھا روڈ۔ فیصل آباد۔ فون: 041-8863014

بیاد

حضرت شیخ سید علی بن عثمان ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش لاہوری قدس سرہ العزیز جنہوں نے برصغیر ہند میں ۱۰۴۱ تا ۱۰۷۱ عیسوی میں اسلامی تعلیمات کو پھیلایا۔ ان کا در فیض آج بھی کھلا ہوا ہے۔ نیاز مندان داتا گنج بخش اپنے دامن میں گوہر مراد بھر کر لے جاتے ہیں اور اپنی زبان قال و حال سے یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

بفیضان نظر

لاہور کے "مستور الحال" درویش حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے عشق رسول ﷺ کا علم تھامے رکھا، محبت رسول کی شمع کو روشن رکھا، فکر رضا کو ایک عالمی تحریک بنایا، کتاب کی خوشبو کو پھیلا کر علم و عرفان کو عوام و خواص تک پہنچایا۔ فیض موسوی آج بھی جاری ہے۔ تلاش و جستجو کے متوالے ان کے مخزن علم سے برابر مستفید ہو رہے ہیں:

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

انتساب

حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے نام جنہوں نے اپنا
ذخیرۂ کتب پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو بطور عطیہ دے کر
قوم کے حوالے کر دیا۔ اس سے علم و تحقیق کے لیے استفادہ
کرنے والوں کے نہ صرف چراغ ذہن کی لو تیز ہو رہی ہے،
بلکہ علم کی نہ ختم ہونے والی روشنی پھیل رہی ہے۔ یہ حکیم
صاحب ہی کا روحانی فیض ہے کہ اس ذخیرۂ کتب میں ابھی
تک اضافہ ہو رہا ہے اور مرحوم کے وہ تربیت یافتہ حضرات
قابل ستائش ہیں جو اس ذخیرے کی نشو و نما میں سرگرم عمل
ہیں۔

فہرست مندرجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۷ ارنومبر ۱۹۹۹ء کو ہوا۔ اس کتاب میں حکیم صاحب کے ذخیرۂ کتب سے متعلق منتخب خطوط شامل کئے ہیں۔ چند ذاتی خطوط بھی ہیں جو مرحوم نے راقم السطور کے نام ارسال کیے۔ حکیم صاحب ڈاکٹر ایم ایس ناز کے الفاظ میں ''عہد حاضر کے مستور الحال درویش'' تھے۔ وہ روحانی دولت سے مالا مال تھے، لیکن اس کو وہ پردۂ خفا میں رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی تک ان کے روحانی واقعات کے بارے میں کم لکھا گیا ہے۔ اس مقدمے میں تین موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ پہلے میں آپ کے روحانی واقعات کا بیان ہے۔ ان میں زیادہ واقعات وہ ہیں جو راقم السطور نے خود دیکھے یا حکیم صاحب سے سنے۔ اس کے دوسرے حصے میں محمد ریاض ہمایوں سعیدی صاحب کے حوالے سے دو واقعات درج کیے گئے ہیں۔ ''دیگر واقعات'' کے عنوان کے تحت حکیم صاحب کے ان ملفوظات کا بیان ہے جو میں نے ان کی مجلس میں سنے اور یہ کتاب مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری (یادداشتوں کے آئینے میں) میں شامل نہیں ہیں۔ تیسرا موضوع ذخیرۂ کتب سے متعلقہ خطوط کا تعارف ہے۔

آخر میں ضروری حواشی دے دیئے ہیں۔

روحانی واقعات

پھیپھڑے ٹھیک ہیں

غالباً فروری یا مارچ ۱۹۹۲ء کا مہینہ تھا۔ مجھے نزلے کی وجہ سے تکلیف تھی۔ کسی وقت سانس لینے میں بھی وقت کا احساس ہوتا تھا۔ مجھے یہ تشویش لاحق ہوئی کہ اللہ کرے میرے پھیپھڑے ٹھیک ہوں۔ ایک روز میں حکیم صاحب کے مطب میں حاضر ہوا اور حسب معمول ان کی دائیں جانب نشست پر بیٹھ گیا۔ میں نے حکیم صاحب سے کہا کہ چند روز سے مجھے نزلے کی وجہ سے تکلیف ہے۔ والد صاحب حکیم سید بشیر احمد رضوی (م۱۹۹۲ء) کی وفات کے بعد ہمارے گھر میں فن طب کا وہ معیار نہیں رہا جو والد صاحب کی حیات میں تھا۔ میری نبض تو دیکھیں۔ حکیم صاحب مرحوم نے میری نبض دیکھی اور فرمایا کہ دوائی دیتے ہیں ان شاء اللہ یہ تکلیف رفع ہو جائے گی۔ یہ بھی کہا کہ آپ کے پھیپھڑے ٹھیک ہیں۔ تشویش کی کوئی بات نہیں۔ حالانکہ میں نے پھیپھڑوں کے بارے کچھ نہیں کہا تھا البتہ یہ بات میرے ذہن میں ضرور موجود تھی۔ اس سے میں یقین کی حد تک سمجھ گیا کہ آپ صرف طبیب ہی نہیں ہیں بلکہ دولت روحانیت کا وافر حصہ بھی رکھتے ہیں۔

دعا کی استدعا اور حکیم صاحب کا ارشاد

راقم السطور کو معلوم ہوا کہ حکیم صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔ مطب میں نہیں آتے، بلکہ گھر پر صاحب فراش ہیں۔ میں دو اور ساتھیوں کے ہمراہ آپ کی رہائش گاہ پر حاضر ہوا۔ آپ کی بیمار پرسی کی۔ پھر میں نے تخلیہ میں استدعا کی کہ دفتر میں کچھ مسائل درپیش ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اس صورت حال سے نجات ملے۔ حکیم صاحب نے دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے۔ اور یہ بھی کہا کہ ''آپ کا وجود مسعود ہمارے مشن کے لیے بہت ضروری ہے۔'' میں اس وقت اس فقرے کی معنویت کو پورے طور

پر سمجھ نہ سکا۔ اب جب سوچتا ہوں تو اس کی گہرائی کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ کے ذخیرۂ کتب کی فہرست سازی کا شرف راقم کو حاصل ہوا۔ اس کی چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جلد پنجم بھی ان شاء اللہ جلد شائع ہو جائے گی۔ یادداشتوں پر مشتمل کتاب ''مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری'' اکتوبر ۲۰۰۳ء میں شائع ہوئی۔ حکیم صاحب کے متعلق کئی مقالات رسائل میں لکھنے کی توفیق عطا ہوئی۔ اس کے علاوہ تحقیق سے متعلق نئی اور کام شروع ہیں۔ اس تمام منظر کو پیش نظر رکھتا ہوں تو مجھے حکیم صاحب کے اس ایک فقرے کے اسرار ورموز کھلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ الحمدللہ علی احسانہ۔

ایک صاحب آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت مانگ رہے تھے

ایک روز مطب میں حاضر ہوا۔ ایک صاحب آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ حکیم صاحب کی خدمت میں بار بار حاضر ہونے کی اجازت مانگ رہے تھے اور یہ بھی کہہ رہے تھے کہ آپ مجھے پڑھنے کے لیے بھی کچھ بتایا کریں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ ایک پیر صاحب ہیں، داتا دربار سے ان کا تعلق ہے۔ یہاں تشریف لاتے ہیں۔ ان سے ملا دوں گا، ان سے اس مقصد کے لیے ملا کریں۔ اس گفتگو کو سن کر میں سمجھ گیا کہ یہ میاں زبیر احمد ضیائی صاحب کے بارے میں فرما رہے ہیں۔ اس کی تائید محمد عالم مختار حق صاحب کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے:

--- پایان کتاب حکیم صاحب کے روحانی جانشین میاں زبیر احمد ضیائی علوی اور معتمد علیہ ریاض ہمایوں سعیدی کے نام حکیم صاحب کے سانحۂ ارتحال کے سلسلے میں موصول ہونے والے مشاہیر کے تعزیتی پیغامات، بعض علمی اداروں کی تعزیتی قراردادیں اور قطعات تاریخ وصال کو بالترتیب جگہ دی گئی ہے۔ (۱)

دست بوسی سے ممانعت

ایک روز مطب میں حاضر تھا۔ ایک باریش نوجوان مطب میں آئے۔ انہوں نے حکیم صاحب سے مصافحہ کرتے ہوئے آپ کی دست بوسی کی۔ اس پر حکیم صاحب سخت ناراض ہوئے اور بعد میں ان کو سمجھایا کہ ایسا نہ کیا کریں۔ حکیم صاحب ایسی باتوں کو پسند نہیں کرتے تھے۔ غالبًا اپنی روحانیت کا اخفا پیش نظر تھا۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں (۲)

ایک دعائیہ جملہ اور اس کے اثرات

مجھے ایک ذاتی معاملے میں سخت الجھن اور پریشانی کا سامنا تھا۔ جناب مسعود الحسن بٹ کے ذریعے حکیم صاحب سے دعا کے لیے پیغام بھجوایا۔ بٹ صاحب اگلے روز علی الصبح آپ کے مطب میں حاضر ہوئے اور میرا پیغام آپ تک پہنچایا۔ حکیم صاحب نے کاغذ کے ایک پرزے پر ایک دعائیہ جملہ لکھ کر مجھے بھجوایا۔ اس جملہ کے بعد اپنا اسم گرامی اور تاریخ درج کر دی۔ اس کو میں نے محفوظ کر لیا۔ اس کے بہت اچھے اثرات سامنے آئے۔ آپ کے وصال کے بعد جب میں نے اس پرزے کو بغور پڑھا تو حکیم صاحب نے اپنا پورا اسم گرامی لکھنے کی بجائے صرف ''موسیٰ'' لکھا تھا اور اس کے ذیل میں ۱۱ دسمبر ۱۹۹۶ء کی تاریخ درج تھی۔

اے کلیم وادیٔ احمد رضا
اے عصائے موسوی در عصر ما (۳)

فکر نہ کریں، سب ٹھیک ہو جائے گا

ایک روز مطب میں حاضر ہوا۔ شرف ملاقات حاصل ہوا۔ حکیم صاحب سے اپنی ذاتی پریشانی بیان کی اور دعا کے لیے استدعا کی۔ جب میں نے چلنے کے لیے اجازت لی اور کرسی سے اٹھا تو حکیم صاحب نے فرمایا: ''شاہ صاحب! فکر نہ کریں،

سب ان شاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔" اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس پریشانی سے نجات عطا فرمائی۔ مولانا روم نے کیا خوب کہا ہے:۔

گفتۂ او گفت اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

درگاہ حضرت میاں میر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں دعا کا اہتمام

میں نے دعا کے لیے حکیم صاحب تک اپنا پیغام بھجوایا۔ آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ حکیم صاحب کا معمول تھا کہ ہر جمعہ درگاہ حضرت میاں میر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں حاضری دیتے تھے۔ طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے آنے والے جمعہ کو درگاہ حضرت میاں میر جانا ممکن نہ تھا۔ حکیم صاحب کے نیاز مند سید سرفراز علی زیدی صاحب نے مجھے بتایا کہ حکیم صاحب نے ان کو حکم دیا کہ وہ جمعہ کے روز درگاہ حضرت میاں میر جائیں اور مزار کے کمرہ کے اندر حاضر ہو کر کچھ احباب کے لیے حکیم صاحب کی جانب سے دعا کریں۔ ان احباب کی فہرست میں احقر راقم السطور کا نام سرفہرست تھا۔ چنانچہ انہوں نے حکیم صاحب کے ارشاد کے مطابق عمل کیا۔ حکیم صاحب کی شفقت کے انداز تو بہت زیادہ ہیں، لیکن اپنے نیازمندوں کو اس طرح یاد رکھنا اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کا اہتمام کرنا خدا رسیدہ بندوں کا ایک ایسا قرینہ ہے جو ہمیشہ یاد رہتا ہے۔

بارات کے لیے کھانا کافی ہو گیا

رفیق احمد عرف چاچا پہلوان (شیر فروش) کی دکان حکیم صاحب کے مطب کے بالکل سامنے سڑک کی دوسری جانب واقع ہے۔ ان کی حکیم صاحب سے ساتھ بہت نیازمندی رہی ہے۔ وہ کئی واقعات سنایا کرتے ہیں جو حکیم صاحب کی روحانیت پر دلالت کرتے ہیں۔ میں ۲۸ نومبر ۲۰۰۷ء کو دوپہر کے وقت مطب موسوی میں میاں زبیر احمد صاحب کے ساتھ بیٹھا تھا۔ محمد ریاض ہمایوں سعیدی صاحب بھی مطب

کے کاموں میں مصروف تھے اور گاہے گاہے ہمارے قریب آ کر گفتگو سے متعلق کوئی جملہ کہہ جاتے تھے۔ اسی وقت حسب معمول رفیق صاحب بھی مطب میں تشریف لے آئے اور ہمارے قریب آ کر بیٹھ گئے۔ میرے استفسار پر تحدیث نعمت کے طور پر انہوں نے چند واقعات میاں زبیر احمد صاحب کی موجودگی میں سنائے۔ ان کی تصدیق میاں صاحب نے بھی کی۔ ان میں سے چند واقعات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

ہمارے گھر میں بیٹی (رشتے میں پوتی) کی شادی کی تقریب تھی۔ ہم نے حکیم صاحب کو بھی اس میں بلایا ہوا تھا۔ جب بارات آئی، تو اس میں شرکاء کی تعداد ہماری توقع کے خلاف زیادہ تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اس تقریب کے لیے پکایا گیا کھانا کم پڑ جائے گا۔ میں نے حکیم صاحب سے اس تشویش کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ پکایا گیا ہے، وہ تھوڑا تھوڑا پلیٹوں میں ڈال کر لے آئیں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ حکیم صاحب کچھ پڑھتے رہے، پھر اس کھانے پر دم کیا اور فرمایا کہ ان کو اپنی اپنی دیگ میں ڈال دو اور اللہ کا نام لے کر بارات کو کھانا کھلائیں۔ اس کھانے میں اتنی برکت پڑی کہ وہ نہ صرف مہمانوں کے لیے کافی ثابت ہوا بلکہ بہت سا بچ بھی رہا جس کو ہم نے بعد میں تقسیم کیا۔

دودھ کی سب مصنوعات بک گئیں

ایک اور واقعہ انہوں نے سنایا کہ ایک بار ایسا ہوا کہ سردی کا موسم تھا ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ ہم نے اپنی دکان پر دودھ سے متعلقہ بہت سی چیزیں بنائی ہوئی تھیں۔ ان میں گجریلا بھی شامل تھا۔ کوئی گاہک نہیں آ رہا تھا۔ حکیم صاحب کا مطب کھلا تھا۔ میں نے دکان پر کام کرنے والے ایک لڑکے سے کہا کہ جا کر معلوم کریں کہ اس وقت مطب میں کون کون موجود ہے۔ ہمیں معلوم ہوا کہ حکیم صاحب کے ساتھ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری بیٹھے ہیں اور ان کے چند احباب بھی موجود ہیں۔ میں نے لڑکے سے کہا کہ گجریلا کا ایک تسلہ (پرات) حکیم صاحب کے مطب میں

لے جاؤ اور حکیم صاحب اور ان کے مہمانوں کو کھانے کے لیے پیش کرو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب حکیم صاحب اور ان کے مہمانوں نے گجریلا کھانا شروع کیا تو ہماری دکان پر گاہک آنا شروع ہو گئے اور سارا مال بک گیا۔ جب اگلے روز صبح حکیم صاحب مطب پر تشریف لائے تو انہوں نے پوچھا کہ سناؤ پہلوان جی کیسے مزاج ہیں، تو میں نے کہا: حکیم صاحب رات اللہ تعالیٰ نے بہت کرم کیا اور ہماری بنائی ہوئی تمام اشیاء بک گئیں۔ اس پر حکیم صاحب نے مسرت کا اظہار کیا۔

چاچا پہلوان کی حکیم صاحب سے نیازمندی کا عالم

اسی نشست میں چاچا پہلوان صاحب نے یہ واقعہ بھی سنایا:۔

حکیم صاحب مرحوم کے ساتھ ان کی نیازمندی کا یہ عالم تھا کہ مطب کی چابی ان کی دکان پر ہوتی تھی۔ جب حکیم صاحب صبح مطب پر تشریف لاتے تو میں لڑکے سے کہتا کہ مطب کھلواؤ اور اس کی صفائی کرو۔ حکیم صاحب رکشہ پر تشریف لاتے، اور رکشے والے کو کرایہ دیتے۔ میں کرائے کے وہ روپے اپنے پاس تبرک کے طور پر رکھ لیتا اور اتنے ہی روپے رکشے والے کو دے دیتا۔ وہ کہتا کہ پہلوان جی یہ آپ کیا کرتے ہیں؟ میں کہتا کہ تمہیں اس سے کیا؟ تمہیں کرایہ مل جاتا ہے۔ اس طرح حکیم صاحب کے روپے میرے پاس جمع ہوتے گئے اور میں ان کو اپنے اور کاروبار کے لیے باعث برکت سمجھتا۔

حکیم صاحب کے وصال کے بعد بھی پہلوان صاحب کا رابطہ اسی طرح مطب سے قائم ہے۔ وہ میاں زبیر احمد صاحب کا بہت احترام کرتے ہیں۔ ہمایوں صاحب سے محبت کرتے ہیں۔ اور ان سے بے تکلفی کی باتیں بھی کرتے ہیں۔ ان کی باتوں اور عادات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تعلق واقعاً امر تسر سے رہا ہے۔

دودھ نما مشروب کا گلاس

غالباً اپریل یا مئی ۱۹۹۹ء کا مہینہ تھا۔ میں حکیم صاحب کے مطب میں حاضر

ہوا۔ سلام مسنون واحوال پرسی کے بعد میں حسب معمول حکیم صاحب کے دائیں جانب نشست پر بیٹھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ حکیم صاحب کے سامنے شیشے کا ایک خوبصورت گلاس دودھ نما مشروب سے بھرا ہوا پڑا ہے۔ اس کے اندر پائپ بھی رکھا ہوا ہے تا کہ اس کو پینے میں آسانی رہے۔ حکیم صاحب نے وہ گلاس میری طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ اس کو پئیں۔ میں نے کہا کہ آپ نوش کریں۔ لیکن انہوں نے دوبارہ مجھے پینے کے لیے فرمایا۔ الأمر فوق الأدب کے پیش نظر میں نے وہ گلاس پکڑ لیا اور اس کو پائپ کے واسطے سے پی لیا۔ نہایت خوش ذائقہ تھا۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ دودھ میں پھلوں کا رس ملایا گیا ہے۔ اس مشروب کے ذائقے کی لذت کا احساس آج تک یاد ہے۔

گرفتم ساغری از دست مستی
تعالیٰ اللہ چہ دستی و چہ مستی

میں نے ایک مست (صوفی منش) کے ہاتھ سے ساغر لیا۔ سبحان اللہ! کیسا مبارک ہاتھ تھا اور وہ کیسا مست (درویش) تھا۔

عبداللہ مجذوب کی پیش گوئی

محمد ریاض ہمایوں سعیدی صاحب کتاب: ''انتسابات (حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے نام)'' کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

امرتسر میں ایک عبداللہ نامی مجذوب تھے۔ ان کا تعلق کشمیر سے تھا۔ ان کا رابطہ حکیم صاحب کے والد ماجد فخر الاطباء حکیم فقیر محمد چشتی نظامی (۱۸۶۴ء۔۱۹۵۲ء) کے ساتھ تھا۔ وہ امرتسر میں فخر الاطباء کے مطب پر آیا کرتے تھے۔ ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ستار ہوتی تھی جس کو وہ بجایا کرتے تھے۔ حکیم اہل سنت کی پیدائش سے قبل وہ ستار بجاتے ہوئے آتے تھے اور فخر الاطباء کے مکان کے سامنے آکر کھڑے ہو جاتے اور صدا بلند کرتے تھے: ''موسیٰ بن کی آئے گا''۔ یہ فقرہ وہ بار بار دہرتے اور چلے جاتے۔ یہ ان کا معمول تھا۔

جب حکیم صاحب کی ولادت ہوئی، تو ان کا اسم گرامی ''غلام مصطفیٰ'' رکھا
گیا۔لیکن آپ موسیٰ کے نام سے معروف ہو گئے اور اسی نام سے شہرت حاصل کی۔
لفاظ دیگر عبد اللہ مجذوب نے جو پیش گوئی کی تھی، وہ درست ثابت ہوئی۔ظہور
پاکستان کے بعد حکیم صاحب اپنے والد ماجد کے ساتھ لاہور میں رہائش پذیر ہو گئے۔
س کے چند سال بعد حکیم صاحب نے اپنا نام تبدیل کیا یعنی غلام مصطفیٰ کی بجائے محمد
موسیٰ کرلیا۔۔۔ یہ پہلی پیش گوئی ہے جو عبد اللہ مجذوب نے حکیم صاحب کے بارے
میں کی تھی۔اس مجذوب کا انتقال غالباً ۱۹۳۲ء کے قریب امرتسر میں ہو گیا تھا۔(۴)

حکیم صاحب کے متعلق دوسری پیش گوئی

حکیم صاحب کے متعلق دوسری پیش گوئی کا ذکر کرتے ہوئے ہمایوں
صاحب لکھتے ہیں:۔

حکیم صاحب کے والد ماجد سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں میاں علی محمد خان مرحوم
(المتوفی ۱۹۷۵ء) کے مرید تھے۔حضرت میاں صاحب جب امرتسر آتے تھے تو
فخر الاطباء کے ہاں قیام کرتے تھے۔حکیم اہل سنت کا ابھی بچپن کا زمانہ تھا کہ حضرت
میاں صاحب امرتسر میں (آئے) اور فخر الاطباء کے ہاں قیام پذیر ہوئے۔جب
کھانے کا وقت ہوا تو حکیم صاحب کے بڑے بھائی حکیم محمد شمس الدین مرحوم (وفات
۱۹۹۳ء) نے ازراہ تربیت حکیم صاحب سے کہا کہ چلو میاں صاحب کے ہاتھ دھلاؤ۔
حضرت میاں صاحب نے منع کر دیا اور فرمایا کہ اس بچے سے اللہ تعالیٰ نے دین کا
بہت کام لینا ہے اور یہ اس لائق ہے کہ اس کے ہاتھ ہم دھلائیں۔یہ دوسری پیش گوئی
ہے جو حکیم اہل سنت کے شیخ نے کی تھی۔(۵)

آیت ترجیع پڑھنے کا مشورہ

یہ غالباً ۱۹۹۲ء کے نومبر کے آخر یا دسمبر کے شروع کا واقعہ ہے کہ ایک خاتون
اپنے جواں سال بچے کے ساتھ مطب میں موجود تھی۔وہ حکیم صاحب کو بھائی صاحب

کہہ کر مخاطب ہوتی اور کہتی کہ جب سے میرے اس بچے کی آغوش میں اس کے والد نے آخری سانس لی ہے تب سے یہ بیمار رہنے لگا ہے۔ کمزور ہوتا جا رہا ہے، کھاتا بھی کم ہے۔ اس کو دوائی دیں اور کچھ پڑھنے کے لیے بھی بتائیں۔ آخری جملہ وہ تکرار کے ساتھ کہہ رہی تھی۔ حکیم صاحب نے اس لڑکے کے لیے دوائی دی اور فرمایا کہ پڑھا کریں: انا للہ وانا الیہ راجعون (البقرة ۲:۱۵۶)، یعنی "ہم تو اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔") حکیم صاحب نے بھی اس کو یہ مشورہ تکرار کے ساتھ دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو طمانیت حاصل ہوتی ہے۔ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد:۱۳) "سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔"

لفظ رِضا کا تلفظ

حکیم صاحب امام احمد رِضا خان بریلوی کے نام میں لفظ رِضا کے را کی کسرہ (زیر) کے ساتھ قائل تھے۔ سمعانی کی "کتاب الانساب" (۶) کا نیا ایڈیشن پانچ جلدوں میں شائع ہوا۔ ہم نے اس کو لائبریری کے لیے خریدا۔ جب اس میں، میں نے امام رِضا علیہ السلام کے مبحث کو دیکھا تو اس میں رِضا کا تلفظ را کے کسرہ کے ساتھ لکھا گیا تھا۔ میں نے اس کتاب کے متعلقہ صفحات کی فوٹو کاپی کروائی اور حکیم صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہمارا بھی یہی موقف ہے۔ یاد پڑتا ہے کہ بعد میں بھی آپ نے ان صفحات کی عکسی نقل کی فرمائش کی تھی جس کو پورا کر دیا گیا تھا۔

مطبوعات کا حصول اور حفاظت

ایک روز حکیم صاحب نے فرمایا کہ ہمارے دور میں جو کچھ چھپ رہا ہے اس کو محفوظ ہونا چاہیے۔ جب میں نے یہ فقرہ سنا تو سوچنے لگا کہ کسی ملک کی قومی لائبریری (National Library) کا یہ کام ہوتا ہے کہ جو کچھ ملک میں شائع ہو رہا ہے اس

کو محفوظ کیا جائے۔ اس فقرے سے کتابوں کے بارے میں حکیم صاحب کی روشن خیالی اور ذہنی وسعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

جنوں کی وسعتوں پہ تنگ ہے سجدہ دو عالم کا
جو سجدہ ہو تو پھر سجدہ بقید آستاں کیوں ہو

منصب اور اہلیت

یہ غالباً ۱۹۹۵ء کا واقعہ ہے۔ راقم السطور حکیم صاحب کے مطب میں حاضر ہوا۔ دوران گفتگو اس نکتے سے متعلق بات شروع ہوئی کہ کسی منصب کے لیے اس کے لیے مناسب اہلیت کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ حکیم صاحب نے اس کی توضیح نہایت خوبصورت انداز میں اس مثال سے فرمائی۔ کہنے لگے کہ مولانا غلام محمد ترنم (م ۱۹۵۹ء) سیکریٹریٹ کی مسجد میں خطبہ دیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ خطبہ دے رہے تھے کہ باہر سڑک کے چوک پر اشارے پر ایک ٹرک آ کر رکا۔ مولانا نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو اگر اس ٹرک کے ڈرائیور کی سیٹ پر مجھے بٹھا دیا جائے اور میری جگہ پر اس کے ڈرائیور کو کھڑا کر دیا جائے تو ٹرک بھی بند ہو جائے گا اور خطبہ بھی رک جائے گا۔ یہ واقعہ سنانے کے بعد حکیم صاحب نے فرمایا کہ ہر منصب پر اس شخص کا تقرر ہونا چاہیے جو اس کے لیے ضروری اہلیت اور صلاحیت رکھتا ہو۔ درست کہا گیا ہے: ''ہر کسے را بہر کارے ساختند''۔

مقالہ: ''کتابوں کی کہانی حکیم صاحب کی زبانی''

۱۹۹۰ء کے عشرے کے شروع میں، میں نے ایک مقالہ بعنوان ''کتابوں کی کہانی حکیم صاحب کی زبانی'' لکھا اور اس کو ٹائپ کروایا۔ ایک روز میں مطب میں قریباً سہ پہر حاضر ہوا۔ میں نے حکیم صاحب سے استدعا کی کہ آپ ایک نظر اس کو دیکھ لیں۔ اس گفتگو کے دوران بجلی بند ہو گئی۔ مطب میں روشنی کم ہو گئی۔ حکیم صاحب نے مطب میں کام کرنے والے ایک صاحب سے کہا کہ موم بتی جلا کر میز پر رکھ دیں۔

چنانچہ موم بتی جلا کر ان کی نشست کے سامنے میز پر رکھ دی گئی۔ آپ نے اس روشنی میں اس مضمون کو پڑھا اور فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ اگلے روز اس میں صرف ایک مقام پر کتابوں کی تعداد میں ترمیم کرنے کے لیے مسعود الحسن بٹ صاحب کے ذریعے پیغام بھجوایا کہ امرتسر میں ان کے بھائی صاحب کے حوالے سے لکھا ہے کہ انہوں نے سولہ ہزار کے قریب کتابیں جمع کر رکھی تھیں، ان کو بیس ہزار کر لیں۔ یہ مقالہ آپ کی زندگی میں دو رسالوں میں شائع ہوا۔ پہلے پاکستان لائبریری بلٹن کراچی کی جلد ۲۳، شمارہ ۲۔۳ (جون۔ ستمبر ۱۹۹۲ء) میں شائع ہوا۔ اس کا عنوان ہے: ''ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری (کتابوں کی کہانی حکیم صاحب کی زبانی)''

یہی مقالہ پی ایل اے نیوز (پنجاب) لاہور کی جلد ۲، شمارہ ۱۔۲ (۱۹۹۲ء) میں بھی چھپا۔

یہی مضمون اضافہ و ترمیم کے ساتھ حکیم صاحب کی وفات کے بعد ماہنامہ مہر و ماہ، لاہور میں شائع ہوا۔ اس کی کتابیاتی تفصیل درج ذیل ہے:۔

''کتابوں کی کہانی حکیم صاحب کی زبانی'' مشمولہ ماہنامہ مہر و ماہ، لاہور: ایک فقید المثال شیوع ''یادگار موسیٰ'' جلد ۴۷، شمارہ ۱۲۔۱ (جنوری۔ فروری ۲۰۰۰ء) ص۔ ۳۷ تا ۴۷

غریبوں کی دواء المسک

یہ اکتوبر کے آخر یا نومبر ۱۹۸۹ء کے شروع کا واقعہ ہے کہ میں مطب میں موجود تھا۔ قریباً سہ پہر کا وقت تھا۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب (م ۱۹۹۸ء) سابق صدر شعبہ تاریخ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور بائیکل پر آئے اور حکیم صاحب کے مطب کے سامنے بائیکل پر ہی اس طرح کھڑے ہو گئے کہ انہوں نے ایک پاؤں زمین پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے ان کو دیکھا تو ملنے کے لیے باہر آیا۔ کہنے لگے کہ میں نے یونیورسٹی میں سنا تھا کہ آپ کتابوں کی فہرست سازی کے لیے حکیم صاحب کے مطب میں آتے

ہیں۔ اتنے میں حکیم صاحب بھی ان سے ملنے کے لیے آ گئے، انہوں نے حکیم صاحب سے تھوڑی دیر کچھ بات کی اور چلے گئے۔ حکیم صاحب مطب کی طرف لوٹے اور مجھ سے مخاطب ہو کر مسکرا کر فرمانے لگے کہ یہ دوائی (حب مویز) غریبوں کی دواء المسک ہے یعنی یہ دوائی کم خرچ ہے، لیکن اس کے فوائد بہت ہیں۔

کلونجی کے فوائد

ایک روز میں حکیم صاحب کے مطب میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے کہا کہ میرے بائیں بازو میں کھچاؤ رہتا ہے اور کبھی کبھار سینے میں گرانی کا احساس بھی ہوتا ہے۔ حکیم صاحب نے میری نبض دیکھی اور فرمایا کہ دوائی دیتے ہیں۔ دو تین روز استعمال کرنے کے بعد بتائیں کہ کیا حال ہے۔ دوائی چند پڑیوں میں تھی۔ میں نے حسب ہدایت/مشورہ اس کو استعمال کیا۔ مجھے اس سے خاصا افاقہ محسوس ہوا۔ میں پھر مطب میں حاضر ہوا اور اپنی طبیعت کے متعلق بتایا کہ اب پہلے سے کافی بہتر ہے۔ حکیم صاحب فرمانے لگے کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ دوائی کون سی تھی۔ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ فرمانے لگے کہ یہ ایک مفرد دوائی ہے۔ کلونجی کو پیسا ہوا ہے۔ یہ نہایت باریک شریانوں سے بھی ریح کو خارج کر دیتی ہے، یعنی ایسا ریحی مادہ جو گرانی اور پریشانی کا باعث بنتا ہے، اس کے لیے بھی بہت مفید ہے۔ طب نبوی کے مطابق یہ موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔ پھر مجھے چند روز کے لیے اور پڑیاں بھی دیں۔ الحمد للہ تکالیف جاتی رہی۔ حکیم صاحب کا مطب دعا اور دوا دونوں کا مرکز تھا۔ ان کا فیض اب بھی جاری ہے۔

پپیتہ کے فوائد

ایک روز میں حکیم صاحب کے مطب میں گیا۔ ان کی نشست گاہ کے بائیں جانب رکھے ہوئے سٹول پر بیٹھ گیا اور کہا کہ میرا نظام ہضم درست کام نہیں کرتا۔ تبخیر معدہ اور تیزابیت کی بھی تکالیف ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ دوائی دیتے ہیں۔

پپیتہ کے استعمال کا مشورہ بھی دیا۔ ان کے بائیں ہاتھ دیوار کے اندر خانے بنے ہوئے ہیں۔ آپ نے ان میں سے ایک خانے سے ایک طب کی پرانی کتاب نکالی جو ''خواص المفردات'' کے موضوع پر تھی۔ اس کو اطباء حوالے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس کتاب میں سے حکیم صاحب نے وہ صفحہ نکالا جس میں پپیتہ کے خواص لکھے ہوئے تھے۔ کتاب میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے حکیم صاحب نے فرمایا کہ اس کو پڑھیں۔ چنانچہ میں نے اس صفحہ کو پڑھا۔ اس میں پپیتہ کے خواص اور فوائد کا ذکر تھا۔ میں نے حکیم صاحب کے مشورے سے ہفتہ عشرہ کے لیے پپیتہ کا استعمال کیا۔ اس سے مجھے بہت افاقہ ہوا۔ میں اب بھی جب حسب ضرورت پپیتہ کا استعمال کرتا ہوں تو مجھے مذکورہ تکلیف کی شدت سے افاقہ ہو جاتا ہے۔

ذخیرۂ کتب سے متعلق حکیم صاحب کے خطوط

حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم کا ذخیرۂ کتب ۲۴۔ دسمبر ۱۹۸۹ء کو لائبریری میں منتقل ہوا۔ اس ذخیرہ کے عطیہ کے لیے حکیم صاحب نے ۲۴۔ جون ۱۹۸۹ء کو ایک خط راقم السطور کے نام ارسال کیا تھا۔ اس کے متعلق اس وقت کے چیف لائبریرین (نصیر احمد صاحب) سے مشورہ کیا گیا۔ طے یہ پایا کہ میں حکیم صاحب سے ان کے مطب میں جا کر اس سلسلے میں بات چیت کروں اور ذخیرے کو دیکھ کر ایک رپورٹ تیار کروں۔ چنانچہ میں ۱۷۔ جولائی ۱۹۸۹ء کو ان کے مطب میں حاضر ہوا۔ زیر حوالہ موضوع کے متعلق بات چیت ہوئی۔ اس میں اور نکات کے علاوہ حکیم صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ وہ اس کے نشو و ارتقاء کے لیے مسلسل کتابیں بھیجتے رہیں گے۔ چنانچہ میں نے اپنی رپورٹ ۲۳ جولائی ۱۹۸۹ء میں یہ نکتہ بھی تحریر کیا:۔

اس ذخیرے کی نشو ونما کے لیے وہ کتب بھیجتے رہیں گے۔ اس طرح اس میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

اس امر کا ذکر چیف لائبریرین نے اپنے مکتوب نمبر ڈی/۶۹۸/ایل، مؤرخہ ۱۶۔ اگست ۱۹۸۹ء بنام حکیم صاحب میں بھی ان الفاظ میں کیا۔

ہمیں یہ جان کر بھی خوشی ہوئی کہ آپ اس ذخیرے میں کتابوں کا اضافہ کرتے رہیں گے۔

اس طرح نئی مطبوعات بھی اس کا حصہ بنتی رہیں گی۔

لائبریری میں ذخیرے کی منتقلی کے بعد حکیم صاحب مسلسل کتابیں بھجواتے رہے جو ان کے ذخیرۂ کتب میں شامل کر دی جاتی تھیں۔ ان کا معمول یہ تھا کہ مرسلہ کتب کی فہرست بنواتے اور اس کے شروع میں اپنے قلم سے چند سطور راقم السطور کے نام لکھتے جس میں کتابیں بھجوانے کا ذکر ہوتا اور ان سطور کے نیچے اپنے دستخط کرتے اور تاریخ بھی لکھتے۔ حکیم صاحب کو کتابوں کی وصول بذریعہ خط کر دی جاتی۔ یہ خط و کتابت منظم انداز سے ایک فائل میں محفوظ کر لی جاتی۔ حکیم صاحب اپنے ان خطوط میں گاہے گاہے اہم اور نادر کتب کی نشاندہی بھی کر دیتے اور ان کے متعلق مختصر اور کوئی اہم بات بھی لکھ دیتے۔ جس کے ہاتھ کتابیں بھجواتے ان کا نام بھی لکھ دیتے۔ اس طرح یہ فائل بہت ضخیم ہو گئی۔

راقم السطور نے اس فائل کو چار حصوں (مجلدات) میں محفوظ کیا۔ جب اس کی صفحہ شماری (Pagination) کی گئی، تو اس کے ۱۷۶ صفحات شمار کیے گئے۔ راقم السطور نے اپنی ریٹائرمنٹ (۹۔ اکتوبر ۲۰۰۱ء، بعد از دوپہر) سے پہلے اس فائل کو لائبریری کے متعلقہ شعبہ (اورینٹل سیکشن) میں محفوظ کروا دیا۔ اس طرح یہ فائل حکیم صاحب کے ذخیرے کے حوالے سے بہت اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس کتاب میں حکیم صاحب کے زیادہ خطوط اسی فائل سے لیے گئے ہیں۔ بعض خطوط ایسے بھی ہیں جو میری ذاتی خط و کتابت کی فائل میں محفوظ تھے، وہاں سے لیے گئے ہیں۔ ان کی نشاندہی حواشی میں کر دی گئی ہے۔

حکیم صاحب کے خطوط کے ساتھ جن کتابوں کی فہرست ہوتی تھی، ان کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ان کتابوں کی تفاصیل فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (مخزونہ پنجاب یونیورسٹی) جلد اول تا چہارم میں شائع ہو چکی ہیں۔ اس کی جلد پنجم بھی اس وقت طباعت کے مراحل میں ہے۔ پانچویں جلد میں ۰۰ کتابیں شامل کی گئی ہیں۔

حکیم صاحب کے وصال کے بعد لائبریری میں وصول ہوتی رہیں۔جلد چہارم میں بھی ایسی کتابیں شامل ہیں جو آپ کی وفات کے بعد لائبریری میں بطور عطیہ پیش کی جاتی رہیں۔جلد پنجم کے تعارف میں پندرہ خطوط موضوعات کے تحت دیے گئے ہیں جو اس کتاب میں بھی شامل ہیں۔

ان خطوط کو پڑھ کر اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حکیم صاحب علمی آثار کی جمع آوری اور حفاظت کے لیے کتنا اہتمام کرتے تھے۔ان کی خواہش اور کوشش ہوتی تھی کہ مطبوعہ آثار کو محفوظ کیا جائے۔

ان خطوط کے مطالعہ سے ان افراد کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں جن کے ہاتھ وہ کتابیں بھجوایا کرتے تھے۔

کتابوں کی اہمیت اور ندرت کے متعلق معلومات بھی درج ہیں۔نوادر کو محفوظ کرنے کے بارے میں بھی لکھتے تھے۔

ان خطوط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ تحقیق کرنے والے تک بلا قیمت کتابیں بھجوانے کی کوشش کرتے تھے۔میرے نام چند خطوط ایسے بھی ہیں جن میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ فلاں کتاب کے دو دو نسخے راقم السطور کے لیے ارسال کیے ہیں۔ایک ذاتی استعمال کے لیے اور دوسرا اس سکالر کو دینے کے متعلق تحریر کرتے ہیں جو زیر حوالہ موضوع پر کام کر رہے ہیں۔

ان خطوط میں حکیم صاحب کی فہرست سازی سے متعلق دلچسپی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ان کو یہ احساس ہے کہ فہرست سازی ایک باقاعدہ فن ہے۔چند خطوط میں درست انداز میں فہرست سازی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کئی فقرے بھی ملتے ہیں۔

حکیم صاحب اپنے علم دوست احباب کا بہت خیال رکھتے تھے۔اگر وہ ان کے مطب میں حاضر ہوتے، تو ان کو خمیرہ گاؤزبان کھلاتے اور چائے پلاتے۔اگر کھانے کا وقت ہوتا تو کھانا بھی کھلاتے۔صوفیہ کے ہاں "لنگر" کا ادارہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔اس ادارے کے متعلق ہمیں ملفوظاتی ادب میں بہت معلومات ملتی ہیں۔

اس کے نظم ونسق کے متعلق تفاصیل بھی حاصل ہوتی ہیں۔ اس اصطلاح ''لنگر'' کی وسعت اس تصور سے زیادہ نظر آتی ہے جو عرف عام میں معروف ہے۔ حکیم صاحب کے ہاں بھی اس کا اہتمام ہمیں نظر آتا تھا۔ پھر اس کا اظہار خطوط سے بھی ہوتا ہے۔ راقم السطور کے نام چند خطوط ایسے ہیں جن میں لکھا گیا ہے کہ ''خمیرہ گاؤزبان بھی ارسال ہے''۔ ''خمیرہ کی ایک ڈبی اور حب مویز کا تحفہ بھی قبول فرمائیں''۔ اس قسم کے جملے اس خصوصی شفقت کو ظاہر کرتے ہیں جو وہ اپنے نیازمندوں کے ساتھ روا رکھتے تھے جو علمی کام کرتے تھے۔ یہ انداز شفقت دراصل ادارہ ''لنگر'' کا ایک شعبہ ہے جو خالص خانقاہی نظام کا ایک حصہ شمار ہوتا ہے۔ یا یوں کہیے کہ یہ اس جذبے کا اظہار ہے جس کا سرچشمہ ''احترام آدمی'' کا تصور ہے۔ تصوف میں خدمت خلق اور احترام آدمیت پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ یہی روح تصوف ہے اور یہی صوفیہ و مشائخ کی تعلیمات سے ظاہر ہوتا ہے۔

ان خطوط کے آخری حصے میں حواشی درج کیے گئے ہیں جو ان خطوط کی وضاحت کے لیے ضروری ہیں۔ ان میں ان اشخاص کا مختصر تعارف کروانے کی کوشش بھی کی گئی ہے جن کا ذکر ان میں آیا ہے۔ ان کتابوں کے متعلق تعلیقات کا اندراج بھی کیا گیا ہے جن کی اہمیت اور ندرت کے بارے میں حکیم صاحب نے لکھا ہے۔ حکیم صاحب کے خطوط کے جواب میں لکھے گئے مکاتیب کو بھی شامل کر دیا ہے تاکہ پوری تصویر سامنے آسکے۔ مزید برآں ایسی معلومات بھی شامل کر دی ہیں جن کا تعلق حکیم صاحب سے ہے یا ان کے خطوط سے ہے۔

اس کتاب کے آخر میں دو اشاریے بھی ترتیب دیے گئے ہیں۔ اشاریہ اشخاص اور اشاریہ کتب۔ ان دو اشاریوں سے مطلوبہ معلومات تک رسائی آسانی سے ہو سکے گی۔

آخر میں میاں زبیر احمد قادری ضیائی صاحب کا شکریہ ادا کرنا بہت ضروری ہے جن کی ترغیب سے یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ انہوں نے اس کام کے لیے بار بار استفسار کیا۔ ان کے اسی جذبے سے اس کام کو جلد مکمل کرنے کی تحریک ملی۔ میاں

صاحب نے ۲۰۰۷ء کے آخر میں فرمایا کہ اگر یہ کام جلد مکمل ہو جائے تو ہم اس کو حکیم صاحب کے عرس کے موقعہ پر شائع کر دیں گے۔

محمد ریاض ہمایوں سعیدی صاحب کا بھی سپاس گزار ہوں کہ انہوں نے بھی اس سلسلے میں بھرپور تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں شخصیات کو جزائے خیر عطا کرے اور ان کی توفیقات میں اضافہ کرے۔ انہوں نے مطب موسوی کی روایات کو زندہ رکھا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے چیف لائبریرین چوہدری محمد حنیف صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے راقم السطور کو ہر ممکن سہولت فراہم کی۔

لائبریری کے اورینٹل سیکشن کی انچارج محترمہ مسرت جبیں صاحبہ اور ان کے سٹاف کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے راقم السطور کے ساتھ ہمیشہ تعاون کیا۔ اور لائبریری میں بیٹھ کر کام کرنے کے حوالے سے ہر ممکن سہولت کے لیے دست تعاون بڑھایا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لیے الفاظ کا دامن تنگ ہے جس کی دی ہوئی توفیق سے یہ کام انجام تک پہنچا۔ الحمدللہ علی احسانہ۔

از دست و زبان کہ بر آید
کز عہدۂ شکرش بدر آید

حواشی

۱۔محمد عالم مختار حق، ''ورقے از داستان حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ'' مشمولہ جہانِ رضا، لاہور، جلد ۵، شمارہ ۱۴۸ (ستمبر ۲۰۰۷ء)، ص ۳۰۔۳۱

۲۔ اقبال، علامہ محمد، کلیات اقبال اردو (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۸۲ء) ص ۱۰۴

۳۔ ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور: حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ پر خصوصی نمبر، جلد ۹، شمارہ ۹۰ (اکتوبر، نومبر ۲۰۰۰ء)، سرورق۔

۴۔محمد ریاض ہمایوں سعیدی، ''مقدمہ'' مشمولہ انتسابات (حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے نام)، مرتبہ متین کاشمیری (لاہور: دارالفیض گنج بخش، ۲۰۰۶ء) ص ۷۔۸

۵۔ایضاً، ص ۸۔۹

۶۔الانساب للامام ابی سعد عبدالکریم بن محمد ابن منصور التمیمی السمعانی المتوفی سنۃ ۵۶۲ھ، تقدیم و تعلیق عبداللہ عمر البارودی (بیروت: دارالجنان، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء) الجزء الثالث، صفحہ ۴۷

سید جمیل احمد رضوی
سابق چیف لائبریرین
پنجاب یونیورسٹی لائبریری
لاہور۔

۲۵۔رجب المرجب ۱۴۲۹ھ/ بمطابق
۲۹ جولائی ۲۰۰۸ء

خطوط

۸۶ے

محترم المقام جناب رضوی صاحب

سلام ورحمت!

معروض آنکہ میں اپنی تمام کتابیں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو تحفۃً دینا چاہتا ہوں۔آپ کا ادارہ مجھے کیا کیا مراعات دے گا۔اور کیا میرے نام پر کلیکشن قائم ہوگا؟(۱)

براہ کرم جواب سے سرفراز فرمائیں۔

نوٹ:باقاعدہ کارروائی کا طریق کار بھی تحریر فرمائیں۔ والسلام

محمد موسیٰ عفی عنہ(۲)

بخدمت گرامی جناب سید جمیل حسین رضوی صاحب ۲۴/۶/۸۹

پنجاب یونیورسٹی لائبریری

لاہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم چیف لائبریرین صاحب پنجاب یونیورسٹی لائبریری

سلام ورحمت۔

آپ کی چٹھی نمبر L/۲۹۸۲/p، محررہ ۸۹-۸-۱۶ موصول ہوئی جس میں میری شرائط (بسلسلہ عطیہ ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری) کو تسلیم کیا گیا ہے۔

مذکورہ چٹھی میں تسلیم شدہ شرائط میں سے صرف تین دوبارہ بالوضاحت درج ہیں۔

۱۔ ذخیرہ شیرانی کی طرح میرا ذخیرہ بھی الگ رکھا جائے گا، یعنی میرے ذخیرے کے لیے الماریاں مختص ہوں گی۔

۲۔ تاحیات مجھے لائبریری کی رکنیت بھی دی جائے گی۔ اور بذریعہ نمائندہ کتب حاصل کرنے کی اجازت ہوگی۔

۳۔ میرے بعد جناب صاحبزادہ میاں زبیر احمد صاحب ولد میاں بدر الدین صاحب بازار داتا صاحب لاہور (۳) اور قاضی صلاح الدین ولد جناب قاضی معراج الدین مرحوم شاہ کمال کالونی اچھرہ، لاہور میرے ذخیرے کو دیکھنے کے مجاز ہوں گے۔ مندرجہ بالا گزارشات اگر آپ کو منظور ہوں تو فہرست سازی کے لیے اپنے آدمی بھیج دیں۔ آپ کے تحریری فیصلے کا منتظر (۴)

محمد موسیٰ

۸۹/۹/۹

۸۶ے

محترم جناب سید صاحب زید علمہ

سلام ورحمت!

امید ہے کہ جناب کے والد ماجد (۵) صحت یاب ہوں گے؟ آپ جلدی میں دو کتابیں اور ایک مہر (۶) فرش پر ہی چھوڑ گئے تھے، جو بھیج رہا ہوں۔ ۵ کتابیں مزید ارسال خدمت ہیں:۔

۱) اردو کی پہلی کتاب

۲) طرق الہدیٰ والارشاد

۳) رسائل اہل حدیث

۴) تاریخ ندوۃ العلماء (دو حصہ)

۵) کتاب البہجۃ السنیۃ

ان پانچوں کتب کو فہرست میں شامل فرمالیں اور فہرست (۲ عدد) احقر کو جلد بھجوائیں۔ کچھ محقق دیکھنا چاہتے ہیں۔

بٹ صاحب (۷) اور شکیل صاحب (۸) کو سلام۔

والسلام

محمد موسیٰ عفی عنہ (۹)

بخدمت گرامی جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب مدظلہ ۲۸/۲۱/۸۹

ڈپٹی چیف لائبریرین،

پنجاب یونیورسٹی لائبریری،

لاہور۔

۷۸۶

محترم المقام جناب شاہ صاحب زید مجدکم

سلام ورحمت۔

حسب ذیل کتب ارسال ہیں۔ میرے ذخیرے میں شامل فرما کر شکرگزاری کا موقع دیں۔

والسلام مع الاحترام

دعاجو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۱۰)

۲/۱/۹۰

۷۸۶

محترم جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام ورحمت!

۱۔مندرجہ بالا ۱۱ عدد کتب اپنے ذخیرے میں شامل کرنے کے لیے روانہ کر رہا ہوں۔

۲۔میرا کارڈ (ممبری) بھی بنوادیں۔

۳۔فہرست بھجوائیں۔(۱۱)

۴۔کتب کی رسید کی اطلاع ملی تھی۔مگر لفافہ کھولتے وقت وہ چٹھی پھٹ گئی۔ دوبارہ دفتری نقل ارسال فرمائیں۔(۱۲)

والسلام

دعا جو و دعا گو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۱۳)

۲۳/۰۱/۹۰

نوٹ:۔

گاندھی کے نام کھلا خط اور خلافت پاکستان بہت اہمیت کی حامل کتب ہیں۔ ان کی حفاظت بہت ضروری ہے۔

۸۶ے
۹۲

محترم جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب
ڈپٹی چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور

سلام ورحمت۔

حامل عریضہ ہذا حکیم شہاب اجمل صاحب (۱۴) سے اتھارٹی لیٹر لے کر میرا کارڈ انہیں دے دیں۔ تلخیص مخزن اکسیر اور ''اطبا اوران کی مسیحائی'' ارسال ہیں۔ یہ میرے ذخیرے میں شامل فرمادیں۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۹۰ پر میرے والد محترم کا تذکرہ ہے۔

فہرست کی دوسری کاپی اگر تیار ہوگئی ہو تو وہ بھی مرحمت فرمادیں۔
تذکرہ مبیضہ اگر ہم دست ہو چکا ہو تو وہ میرے کارڈ پر جاری کردیں۔
محترم والد ماجد کا کیا حال ہے؟
سالم صاحب امریکن (۱۵) سے اگر ملاقات ہو تو انہیں فرمائیں کہ میرے پاس تشریف لائیں۔

دعاجو
محمد موسیٰ عفی عنہ (۱۶)
۲۸/۰۱/۹۰

محترم جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب
ڈپٹی چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور

سلام مسنون۔
گیارہ عدد کتب (مجلد) ''ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری'' میں شامل کرنے کے لیے ارسال ہیں۔
القول الجلی، انقلاب آفریں اور شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ کی صحیح تصویر دکھانے والی کتاب ہے۔ (۱۷)

والسلام
محمد موسیٰ عفی عنہ (۱۸)
۱۷۔۰۲/۹۰

۸۶ے

محترم المقام جناب رضوی صاحب زید مجدکم

سلامت و رحمت!

خیریت جانبین نیک نصیب باد

حامل رقعہ ہذا کے ہاتھ میرے کارڈ پر نزہۃ الخواطر جلد ہشتم جاری کرادیں، ممنون ہوں گا۔ ان ہی کے ہاتھ ۱۱؍ کتابیں اپنے ذخیرہ میں شامل کرنے کے لیے ارسال ہیں۔ رسید عنایت فرمائیں۔

محترم والد صاحب کا کیا حال ہے؟

خدمت لائقہ سے یاد فرمائیں۔

والسلام

دعاجو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۱۹)

۱۸/۰۲/۹۰

۸۶ے

محترم جناب چیف لائبریرین صاحب، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور

سلام مسنون!
حامل عریضہ ہذا محترم حکیم شہاب اجمل صاحب کو میرے کارڈ پر نزہۃ الخواطر جلد ہشتم جاری فرما کر ممنون فرمائیں۔ موصوف کو میں نے اس کام کے لیے مجاز کیا ہے۔
خدمت ہائے لائقہ سے یاد فرمائیں۔

محمد موسیٰ (۲۰)

۱۸/۰۲/۹۰

۸۶ے

محترم جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام ورحمت!

مکتوب گرامی باصرہ نواز ہوا۔ یادفرمائی کا شکریہ۔ آپ احقر کے ذخیرہ کی فہرست پر جو خصوصی توجہ فرما رہے ہیں، اس پر سراپا سپاس ہوں۔

آج حکیم شہاب اجمل صاحب کے ہاتھ ۳۷ کتب ''ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری'' میں شامل کرنے کے لیے ارسال ہیں۔ فہرست خود توجہ سے بنائیں۔

فوائد الفواد میرے کارڈ پر جاری فرما دیں۔ تین چار روز بعد واپس بھجوادوں گا۔ ہفتہ کو سرفراز زیدی صاحب(۲۱) پھر حاضر خدمت ہوں گے۔ ان ہی کے ہاتھ ارسال خدمت کر دوں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ امید ہے کہ جناب کے والد ماجد صحت یاب ہو چکے ہوں گے۔

خمیرے کا تحفہ قبول فرمائیں۔

والسلام

محمد موسیٰ عفی عنہ(۲۲)
۱۱/۰۴/۹۰

۸۶ء

محترم جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام ورحمت۔
جناب متین کاشمیری (۴۳) کے ہاتھ ''ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری'' میں شامل کرنے کے لیے گیارہ عدد کتب ارسال ہیں۔ ان کی وصولی سے مطلع فرمائیں اور متین صاحب کو مطلوبہ کتاب دکھادیں۔ ممنون ہوں گا۔

والسلام

محمد موسیٰ عفی عنہ (۴۴)

۹۰/۰۵/۰۷

بخدمت گرامی سید جمیل احمد رضوی صاحب

ڈپٹی چیف لائبریرین

پنجاب یونیورسٹی لائبریری

قائداعظم کیمپس

لاہور۔

۸۶ے

محترم جناب شاہ صاحب زید علمہ

سلام ورحمت۔

خیریت جانبین نیک نصیب باد

امید کہ آپ کے والد ماجد مدظلہ بخیریت ہوں گے۔

۶ رمئی کو ۱۱ عدد کتب روانہ کی تھیں، مگر آپ موجود نہیں تھے۔ان کی رسید کی اطلاع آپ کی طرف سے آج تک نہیں ملی (۲۵)۔آج ۲۱ مئی کو حکیم شہاب اجمل کے ہاتھ مزید چار کتابیں بھیج رہا ہوں۔احقر کے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔

الفقیہ (۲۶) کے فائل آٹھ دس روز تک بھجوادوں گا۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فہرست میں آپ نے مختلف عنوانات قائم کیے ہیں۔ایک عنوان ''امرتسر'' ہونا چاہیے۔غور فرمائیں۔

خمیرہ گاؤزبان بھی ارسال ہے۔

خدمت ہائے لائقہ سے یاد فرمائیں۔

والسلام بالاکرام

محمد موسیٰ عفی عنہ (۲۶۔الف)

۲۱/۰۵/۹۰

۸۶ے

محترم جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام مسنون!

مکتوب گرامی ملا۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔ حکیم شہاب صاحب کے ہاتھ تحفۃ کتب بھیج رہا ہوں۔ میرے ذخیرے میں شامل کر کے ممنون فرمائیں۔۔۔ ''الفقیہ امرتسر'' نیز چند اور کتب ہفتہ عشرہ تک بھجوادوں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ میاں زبیر احمد صاحب لے کر آئیں گے۔

میاں کلیم صاحب مرحوم (۲۷) کے بیٹوں سے پوچھوں گا کہ آپ کو چٹھی کیوں نہیں بھیجی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نیت بدل گئی ہے۔

خمیرہ گاؤزبان کی ایک ڈبی بھی ارسال خدمت ہے۔

والسلام مع الاحترام

دعا [illegible]

محمد موسیٰ عفی عنہ (۲۸)

۳/۶/۹۰

۷۸۶
۹۲

محترم جناب رضوی صاحب زید مجدکم

سلام ورحمت!

۳۱ کتابیں (مجلد) بدست میاں زبیر احمد صاحب ذخیرے میں شمولیت کے لیے ارسال ہیں۔

خمیرہ کی ایک ڈبی اور حب مویز کا تحفہ بھی قبول فرمائیں۔

اس قسط میں زبدۃ الطب قلمی (۲۹) ارسال ہے۔ یہ بڑا نادر خطی نسخہ ہے۔ آج تک یہ کتاب چھپی نہیں اور نہ ہی اس کا ترجمہ ہوا ہے۔ خطی نسخے بھی بہت کم لائبریریوں میں پائے جاتے ہیں۔ فہرست بناتے وقت اس کی اہمیت کو واضح فرما دیں۔

براہ کرم یہ تحریر فرمائیں کہ آج تک کتنی کتابیں میرے ذخیرے میں جمع ہو چکی ہیں۔ جواب چند روز میں دیں۔ جلدی نہیں ہے۔ (۳۰)

میرے پاس جو فہرست ہے اسے بھی مکمل فرما دیں۔ کسی وقت آپ کے دولت خانے پر پہنچا دوں گا۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔

ضروری نوٹ: جناب میاں زبیر احمد صاحب فہرست ساز نہیں ہیں اور میرے پاس وقت نہیں کہ ان کی معاونت کر سکوں۔ لہٰذا ان سب فہرستوں کو آپ نے خود صحیح کرنا ہے۔

والسلام مع الاکرام

دعا جو: محمد موسیٰ عفی عنہ (۳۱)

۲۳/۱/۹۱

۸۶ے

محترم عالی مقام جناب سید صاحب

سلام مسنون۔

جناب میاں زبیر احمد صاحب ۱۳ مجلد کتابیں آپ کی عدم موجودگی میں دے آئے تھے۔ان کی رسید سے مطلع فرمائیں۔ نیز یہ تحریر فرمائیں کہ اب تک میرے ذخیرے میں کس قدر کتب جمع ہو چکی ہیں۔صحیح تعداد تحریر فرمائیں۔

زبدۃ الطب پر بھرپور نوٹ لکھنے کی ضرورت ہے۔

جناب زیدی صاحب کے ہاتھ احوال و آثار مفتی عزیز احمد قادری بدایونی ذخیرے میں شامل کرنے کے لیے ارسال ہے۔

اپنی خیریت سے بھی مطلع فرمائیں۔

والسلام

دعا جو و دعا گو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۳۲)

۲۶/۱/۹۱

محترم جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب زید مجدکم

سلام ورحمت۔

مندرجہ بالا ۱۹ کتابیں ارسال ہیں۔ میرے ذخیرے میں شامل کر کے ممنون فرمائیں۔(۳۳)

والسلام

محمد موسیٰ عفی عنہ (۳۴)

۹۱/۴/۱

۸۶ے

محترم جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب، ڈپٹی چیف لائبریرین،
پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور

سلام ورحمت!
مندرجہ ذیل بارہ مجلدات مرسل خدمت ہیں۔ ان کو میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔ فہرست سازی ایک فن ہے جس سے میرے معاونین ناواقف ہیں، مگر امید ہے کہ آپ کے فیض صحبت سے سیکھ جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (۳۵)

محمد موسیٰ عفی عنہ (۳۶)
۹۱/۸/۴

۸۶ ؁
۹۲

محترم المقام سید جمیل احمد رضوی صاحب، ڈپٹی چیف لائبریرین،
پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور۔

سلام و رحمت!

محترم جناب سید سرفراز علی زیدی صاحب کے ہاتھ پندرہ عدد مجلدات ارسال ہیں جن میں اٹھارہ عدد کتب ہیں۔ براہ کرم ان کتب کو میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام
محمد موسیٰ عفی عنہ (۳۷)
۱۳/۸/۹۱

۸۶ء
۹۲

محترم جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب، ڈپٹی چیف لائبریرین،
یونیورسٹی لائبریری، لاہور۔

سلام مسنون۔
۹ر عدد مجلدات مرسل خدمت ہیں (بدست مسعود الحسن بٹ)۔ میرے
ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔
حضرت نامی صاحب کا رجسٹر بڑی قیمتی چیز ہے۔ (۳۸)

محمد موسیٰ عفی عنہ (۳۹)
۵/۱۰/۹۱

۷۸۶
۹۲

محترم المقام جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب مدظلہ

سلام مسنون!

۲۶ عدد کتب ذخیرہ (حکیم محمد موسیٰ امرتسری) میں شامل کرنے کے لیے ارسال ہیں۔ شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔ پروفیسر محمد صدیق صاحب (۴۰) کو ایک مقالے کے لیے آج تک کی کل تعداد مطلوب ہے۔ از راہ کرم ایک چٹھی میرے نام تحریر فرمادیں کہ اس قدر کتب ۱۵/۱۰ تک پہنچ چکی ہیں۔ (۴۱)

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے، اور خدمت ہائے لائقہ سے یاد فرمائیں۔

والسلام

دعا جو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۴۲)

۱۵/۱۰/۹۱

۷۸۶

محترم المقام جناب رضوی صاحب زید مجدکم

سلام ورحمت۔

مسعود الحسن بٹ صاحب کے ہاتھ

۱) توحید ورسالت قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں از سید محمد امیر شاہ قادری مطبوعہ ادارہ اشاعت وتبلیغ اسلام، پشاور

۲) سوانح حیات سید عبدالباری شاہ، مرتبہ مولانا محمد سعید خان

ارسال بخدمت ہیں۔ یہ دونوں میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔

بٹ صاحب کو ہفتہ کے دن پھر بھجوائیں۔

والسلام

دعا گو

محمد موسیٰ عفی عنہ (؟)

۹۱/۱۰/۲۱

۸۶ـ

۹۲

محترم المقام جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب مدظلہ،
ڈپٹی چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور۔

سلام ورحمت۔

جناب بٹ صاحب کے بدست ۱۶ مجلدات (کل ۱۹ کتب) ارسال بخدمت ہیں۔ میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔ آج کی مرسلہ کتب کے بعد آپ کے ہاں (ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری) چھ ہزار چار کتابیں ہو گئی ہیں۔ (۴۴)

والسلام
محمد موسیٰ عفی عنہ (۴۵)
۲۶/۱۰/۹۱

۷۸۶

۹۲

محترم عالی مقام جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب زید مجدکم

سلام مسنون۔ مرسلہ کتب کی رسید سے اطلاع پائی۔ شکریہ۔ آج بت صاحب (مسعود الحسن) کے بدست حسب ذیل پانچ عدد مجلدات ارسال ہیں۔ میرے ذخیرے میں شامل فرمادیں۔ ممنون ہوں گا۔

محمد موسیٰ عفی عنہ (۶۲)

۳۱/۱۰/۹۱

۸۶ے

۹۲

محترم المقام سید جمیل احمد رضوی صاحب، ڈپٹی چیف لائبریرین،
پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور

سلام ورحمت۔
پانچ مجلدات (۷ کتابیں) بدست سید سرفراز علی زیدی ایم۔اے ارسال ہیں (۴۷)۔ یہ میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔

محمد موسیٰ عفی عنہ (۴۸)
۲۱/۱۱/۹۱

۷۸۶

۹۲

محترم المقام سید جمیل احمد رضوی صاحب، ڈپٹی چیف لائبریرین،
پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور۔

سلام مسنون۔
خیریت جانبین نیک نصیب باد
۱۳ عدد کتب نادرہ بدست جناب سید سرفراز علی زیدی صاحب ارسال
خدمت ہیں۔ ان میں دو عدد بیاض آتی (۳۹) کی فوٹو اسٹیٹ ہیں، جو نوادر میں سے
ہیں۔ ان کو میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام
محمد موسیٰ عفی عنہ (۵۰)
۱۰/۳/۹۲

۷۸۶

محترم جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب زید مجدکم

سلام مسنون۔

جناب مسعود الحسن بٹ صاحب کے بدست ۳۶ جلدیں ارسال ہیں۔
میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔ یہ فہرست صحیح نہیں بنا سکا۔ اس لیے
کہ فہرست ساز انجان تھا۔ آپ ٹھیک کر لیں۔

محمد موسیٰ عفی عنہ (۵۱)

۹۲/۷/۸

نوٹ: الکاویہ عربی کی فوٹی کاپی پر میرا ایک نوٹ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ (۵۲)

۸۶ے

محترم المقام شاہ صاحب زید مجدکم

سلام مسنون!
بام عرش (دو) آپ کے لیے تحفۃً ارسال ہے۔ قبول فرما کر ممنون فرمائیں۔
آج تین کتابوں کا ایک پیکٹ بھیج رہا ہوں۔ تین روز بعد بٹ صاحب
تشریف لائیں گے تو دس بیس کتابیں اور بھیج دوں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

والسلام مع الاحترام
دعا جو و دعا گو
محمد موسیٰ عفی عنہ (دو)
۹۲/ے/۱۸

۷۸۶

۹۲

محترم المقام جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب، ڈپٹی چیف لائبریرین،
پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور۔

سلام ورحمت!

جناب مسعود الحسن بٹ صاحب کے بدست

۱۔ سید ہجویر تالیف سید محمد متین ہاشمی

۲۔ آکھیا بھلے شاہ از محمد آصف خان

۳۔ بنت حوا عبدالحق ظفر چشتی

ارسال خدمت ہیں۔ میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔
بٹ صاحب کو دو دن بعد پھر بھجوائیں۔ پندرہ بیس کتب مزید بھجواؤں گا۔ ان شاء اللہ۔

والسلام

دعا جو و دعا گو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۵۵)

۱۸/۷/۹۲

۸۶ؔ

محترم المقام عالی مقام سید صاحب زید مجدکم

سلام ورحمت!

مؤدبانہ التماس اینکہ

۱) کتابیں رکھنے کے لیے الماریوں میں اضافہ کرائیں۔

۲) کتابوں کے اندر لگانے والے لیبل (چیٹیں) اگر آپ کے پاس زائد پڑی ہیں تو بٹ صاحب کے ہاتھ بھجوا دیں۔ میں جلد ساز سے چسپاں کرا کے بھیجا کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ----- اگر لیبل ختم ہو چکے ہیں تو مزید چھپوا لیے جائیں گے، بہ ہر حال صورت حال سے مطلع فرمائیں۔ (۵۶)

والسلام مع الاکرام

دعا جو

محمد موسیٰ عفی عنہ (دستخط)

۱۰/۸/۹۲

۸۶ ء

۹۲

محترم المقام جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب زید مجدکم

سلام و رحمت۔

سات عدد مجلد کتب روانہ خدمت ہیں۔ میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔ ایک ہفتہ تک مزید کتب بھجواؤں گا۔۔۔۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (۵۸)

والسلام مع الاکرام

دعا گو و دعا جو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۵۹)

۹۲/۹/ ۷ء

۸۶ے

محترم المقام سید جمیل احمد رضوی صاحب، ڈپٹی چیف لائبریرین،
پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور۔

سلام ورحمت!
محترم جناب مسعود الحسن صاحب کے بدست ۲۱ مجلدات (۲۲ کتب)
ل خدمت عالیہ ہیں۔ یہ سب کتب میرے ذخیرے میں شامل فرمادیں۔

والسلام مع الاحترام
محمد موسیٰ عفی عنہ (۶۰)
۱۴/۹/۹۲

۷۸۶
۹۲

محترم جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام ورحمت!

مکرمی سید سرفراز علی زیدی صاحب کے ہاتھ پانچ کتب ارسال ہیں۔ یہ کتب میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام
محمد موسیٰ عفی عنہ (۶۱)
۱۷/۱۱/۹۲

۸۶ے

۹۲

محترم المقام جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب مدظلہ، ڈپٹی چیف لائبریرین،
پنجاب یونیورسٹی لائبریری، قائد اعظم کیمپس، لاہور۔

سلام مسنون!
ایک عدد قرآن مجید قلمی بدست سید سرفراز علی زیدی صاحب ارسال ہے۔
یہ قیمتی سرمایہ میرے کلیکشن میں شامل فرما کر اس کی توقیر بڑھا دیں۔ (۶۲)

والسلام

دعا جو و دعا گو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۶۳)

۹۲/۱۱/۲۲

نوٹ: قرآن پاک کی جلد نئی بندھوالیں۔ ممنون ہوں گا۔

۸۶ے

محترم المقام، جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب، ڈپٹی چیف لائبریرین،
پنجاب یونیورسٹی لائبریری، قائداعظم کیمپس، لاہور۔

سلام مسنون!

جناب سید سرفراز علی زیدی صاحب کے ہاتھ ۳۴ جلدیں کل کتب ۳۶ عدد
ارسال خدمت ہیں۔ میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام
دعاگو و دعاجو
محمد موسیٰ عفی عنہ (۶۴)
۲۹/۱۲/۹۲

۸۶ے

عالی مقام سید صاحب، ڈپٹی چیف لائبریرین،
پنجاب یونیورسٹی لائبریری، قائداعظم کیمپس، لاہور۔

سلام مسنون۔
محترم جناب سید سرفراز علی زیدی کے ہاتھ ۴ کتابیں ارسال خدمت ہیں۔
یہ کتب میرے ذخیرے میں شامل کر کے ممنون فرمائیں۔

والسلام
دعا گو و دعا جو
محمد موسیٰ عفی عنہ (۶۵)
۱۰/۱/۹۳

۸۶ے

محترم جناب ڈپٹی چیف لائبریرین صاحب زید علمہ

سلام و رحمت!

ایک قرآن مجید مترجم شاہ رفیع الدین دہلوی علیہ الرحمۃ (۶۶) جو جیم ہونے کے باعث نوادر میں شمار ہوتا ہے۔ میرے ذخیرے میں شامل فرماویں۔ ممنون ہوں گا۔

والسلام
محمد موسیٰ عفی عنہ (۶۷)
۲۸/۱/۹۳

۸۶ ؁

۹۲

محترم عالی مقام سید صاحب زید مجدکم

سلام ورحمت۔

ماں کے بعد خلوص وایثار کا رشتہ صرف اور صرف بیٹی کا ہوتا ہے۔ اپنے ماں باپ کو جس قسم کا یہ پیار دیتی ہے اور ان کے لیے جس طرح کی یہ بھلائیاں سوچتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے جس طرح کی دعائیں مانگتی ہے، وہ اسی کا حصہ ہے۔ جو گھر بیٹی کی نعمت سے محروم ہوتا ہے، وہ سب کچھ ہونے کے باوجود سونا سونا سا رہتا ہے۔

آپ اپنی پیاری اور دعا گو بیٹی سے محروم ہو گئے ہیں۔ گویا آپ ایک نعمت عظمیٰ سے محروم ہو گئے ہیں۔ آپ کو پہنچنے والے اس صدمۂ عظیمہ کا احقر کو شدید احساس ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہے کہ مرحومہ کی والدہ ماجدہ و جملہ اہل خاندان کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

تاریخی مادہ درج ذیل ہے۔

دختر حمیدہ خصال (۶۸)

۱۹۹۲ء

والسلام

شریک غم

محمد موسیٰ عفی عنہ (۶۹)

یکم فروری ۱۹۹۳ء

محترم جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب، ڈپٹی چیف لائبریرین،
پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور۔

سلام مسنون!

جناب ریاض ہمایوں و میاں زبیر احمد کے بدست چار عدد خطی کتابیں اور ۲۰ عدد مطبوعہ کتابیں ارسال ہیں (۷۰) جو میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام
محمد موسیٰ عفی عنہ (۷۱)
۶/۲/۹۳

۸۶ے

محترم المقام جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب، زید علمہ

سلام ورحمت!

بدست جناب مسعود الحسن بٹ ۷ جلدیں (۶/ کتابیں) ارسال بخدمت ہیں۔ یہ کتب میرے ذخیرے میں شامل کر کے ممنون فرمائیں۔ (۲ے)

والسلام

محمد موسیٰ عفی عنہ (۳ے)

۱۷ مارچ ۱۹۹۳ء

محترم المقام جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام مسنون!

غیاث اللغات پاکپتن شریف سے ہم دست ہوئی ہے، ہوا یہ کہ تقریباً ایک ہزار طبی کتب میں نے پاک پتن شریف بھجوادی تھیں۔ یہ ان میں شامل ہوکر وہاں پہنچ گئی تھی۔ ذخیرہ سے نہ ملنے کی صورت میں وہاں خط لکھا تو جواب آیا کہ ''موجود محفوظ ہے، بھجوادی جائے گی''۔

معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو اس کی تلاش کے لیے پریشانی ہوئی۔ بہر حال اب یہ بہترین نسخہ میرے ذخیرے کی زینت بن گیا ہے۔ الحمدللہ تعالیٰ (۷۴)

والسلام

محمد موسیٰ عفی عنہ (۷۵)

۱۷/مارچ ۱۹۹۳ء

محترم المقام جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب زید علمہ، ڈپٹی چیف لائبریرین،
پنجاب یونیورسٹی لائبریری، قائد اعظم کیمپس، لاہور۔

سلام مسنون۔
مسلم شریف (۷۶) ایک سیٹ (چھ جلدیں) جناب مسعود الحسن بٹ صاحب کے ہاتھ ارسال ہیں۔ یہ مقدس کتاب میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام

دعا جو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۷۷)

۸/۴/۹۳

۷۸۶

محترم المقام جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام ورحمت!

دو کتابیں

۱۔ یا حرف محبت

۲۔ انباء المصطفیٰ

آپ کے لیے ارسال ہیں۔ قبول فرمائیں۔

والسلام

محمد موسیٰ عفی عنہ (۷۸)

۲۲/۴/۹۳

۷۸۶

محترم جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام مسنون۔
گیارہ جلدیں میرے ذخیرے کے لیے ہیں۔ دو جلدیں سوانح علامہ پرہاروی زائد اس لیے ارسال ہیں کہ ایک اپنی ذاتی لائبریری میں رکھیں اور ایک مین لائبریری (۷۹) میں داخل فرمادیں۔

دعاؤں کا طالب
محمد موسیٰ عفی عنہ (۸۰)
۱۱رمئی ۱۹۹۳ء

۸۶ے

محترم جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام مسنون!

۱۔ حیات ملک العلماء ۲ عدد

۲۔ اسلام اور تربیت اولاد ۲ عدد

ارسال ہیں۔ ان میں ایک ایک آپ رکھ لیں۔ دوسری جسے چاہیں دے دیں۔ (۸۱)

والسلام

محمد موسیٰ عفی عنہ (۸۲)

۱۵ مئی ۱۹۹۳ء

۷۸۶

محترم جناب سید صاحب زید لطفہ

سلام مسنون۔

حامل عریضہ ہذا پروفیسر محمد سلیم صاحب سلمہ (۸۳) نے ''امرت سر'' پر کام کرنا شروع کیا ہے۔ فی الحال شعرائے امرت سر پر مواد دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ دکھا دیں۔ ممنون ہوں گا۔

جناب مسعود الحسن بٹ صاحب آج ابھی تک نہیں آئے۔ کل کے لیے فرما دیں۔

والسلام
محمد موسیٰ عفی عنہ (۸۴)

بخدمت گرامی جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب
ڈپٹی چیف لائبریرین،
پنجاب یونیورسٹی لائبریری،
قائداعظم کیمپس، لاہور۔

۸۶ے

محترم المقام جناب رضوی صاحب زید لطفہ

سلام ورحمت۔

گذشتہ عید مبارک!

میری بھانجی نے آپ کے مشورہ کے مطابق ایم۔اے اردو کے امتحان کی تیاری شروع کر دی ہے۔جو خریدنے کی کتابیں ہیں،ان کے اسماء تحریر فرمائیں اور جو نوٹس آپ نے عنایت کرنے کا وعدہ فرمایا تھا،وہ عطا فرمادیں،ان کے حصول پر جو خرچ آئے گا وہ پیش کر دیا جائے گا۔(۸۵)

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

دعا جو

محمد موسیٰ عفی عنہ(۸۶)

۷/جون ۱۹۹۳ء

۷۸۶

۹۲

محترم المقام جناب سید جمیل احمد رضوی صاحب زید علمہ

سلام و رحمت۔
جناب مسعود الحسن بٹ صاحب کے بدست ۲۴ کتابیں (۲۳ جلدیں) ارسال ہیں۔ یہ کتابیں میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔ ان کتب میں چار عدد قلمی کتب (ناقص) ارسال ہیں۔ ایک قرآن مجید سندھی ترجمہ ہے۔ قلمی کتابوں میں سے دو کے نام وغیرہ آپ خود معلوم فرمالیں۔ ممنون ہوں گا۔

والسلام
محمد موسیٰ عفی عنہ (۸۷)
۵/ جولائی ۱۹۹۳ء

۷۸۶

محترم المقام جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام مسنون۔

ایک ہفتہ قبل کتابیں روانہ کی تھیں اور ان میں کچھ کتب آپ کے لیے بھی رکھی تھیں۔امید ہے کہ مل گئی ہوں گی۔(۸۸)

آج کی کتابوں میں آپ کے لیے اور آپ کے دوست جو سیرت پاک پر کام رہے ہیں، کے لیے دو رسالے: ''پیغمبر خدا بطور قانون ساز'' ارسال ہیں۔

دیگر خدمت ہائے لائقہ سے یاد فرمائیں۔

والسلام مع الاحترام

دعا جو و دعا گو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۸۹)

۱۵/۷/۱۹۹۳ء

۸۶ ؎

۹۲

محترم جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام مسنون۔

پرچہ "مہاجر" پرسوں روانہ کردیا تھا(۹۰)۔ ۱۸ جلدیں آج ارسال کی ہیں۔

والسلام

دعاجو

محمد موسیٰ عفی عنہ(۹۱)

۱۹۹۳/۸/۲۶ء

(نوٹ) بدھ وار کو مزید کتب بھجواؤں گا۔

۷۸۶

عالی قدر رضوی صاحب زید مجدکم

سلام مسنون!

جناب مختار الدین صاحب کے والد ماجد مرحوم کے خطی مبیضات کی فوٹو کاپیاں ارسال ہیں۔ ان کی ابتداء میں ڈاکٹر مختار الدین صاحب کے نوٹس بھی ہیں (۹۲)۔ ملاحظہ فرمائیں۔

والسلام

دعا جو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۹۳)

۱۱ر ستمبر ۱۹۹۳ء

۷۸۶

۹۲

محترم المقام جناب سید صاحب، ڈپٹی چیف لائبریرین،

پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور

سلام ورحمت!

جناب مسعود الحسن صاحب کے ہاتھ ۱۳ مجلدات (جن میں رسائل کے فائل بھی ہیں) ارسال خدمت ہیں۔ براہ کرم یہ علمی چیزیں میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام

دعا جو و دعا گو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۹۴)

۱۴/۹/۱۹۹۳ء

۸۶ے

۹۲

محترم المقام جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام ورحمت!

جناب مسعود الحسن صاحب کے ہاتھ تفسیر الحسنات (۹۵) کی ۶ جلدیں ارسال ہیں۔ان کو میرے ذخیرے میں شامل فرما کر ممنون فرمائیں۔

والسلام

دعا جو و دعا گو

محمد موسیٰ عفی عنہ (۹۶)

۱۶/ستمبر ۱۹۹۳ء

۷۸۶

حضرت سید صاحب زید مجدکم

سلام مسنون۔

آج کی کتب میں سے کشف المحجوب کا نہایت کمیاب اور پہلا مطبوعہ نسخہ ارسال ہے(۹۷)۔ مفتی غلام سرور کی مترجمہ کتاب کرامات غوثیہ بھی نوادر میں سے ہے(۹۸)۔ ان پر خاص مہر ثبت فرمائیں اور ضروری نوٹ لکھیں۔

والسلام

محمد موسیٰ عفی عنہ(۹۹)

۱۹۹۳-۱۲-۲۳ء

۸۶ے

محترم جناب سید صاحب زید مجدکم

سلام مسنون۔

فہرست کی اشاعت پر آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ چنانچہ قبول کیجئے (۱۰۰)
جناب پروفیسر افتخار چشتی صاحب (۱۰۱) کو فہرست کس کی طرف سے بھجوائی
جائے۔۔؟

والسلام
محمد موسیٰ عفی عنہ (۱۰۲)
۷/۹/۱۹۹۶ء

حکیم صاحب نے تذکرہ قطبیہ کا ایک نسخہ مجھے بھجوایا اور اس کے ساتھ اپنی یہ تحریر بھی بھجوائی۔

سلام مسنون۔ تذکرہ قطبیہ (۱۰۳) لاہور کی ایک اہم کتاب ہے اور نادر ترین بھی۔ اسے اپنی ذاتی لائبریری میں محفوظ رکھیں۔

احقر

محمد موسیٰ (۱۰۴)

۲۴/۱۰/۹۲

حواشی

ا۔ اس مکتوب کے حوالے سے راقم السطور جو کہ اس وقت ڈپٹی چیف لائبریرین (اورینٹل سیکشن) کی حیثیت سے کام کر رہا تھا، نے چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری (نصیر احمد صاحب) سے مشورہ کیا۔ باہمی مشورہ اور بات چیت کے نتیجے میں انہوں نے مجھے حکیم صاحب سے ان کے مطب میں ملاقات کرنے کے لیے کہا اور یہ بھی کہ میں اس ذخیرۂ کتب کو دیکھ کر ایک رپورٹ تیار کروں۔ چنانچہ میں بتاریخ ۱۷۔ جولائی ۱۹۸۹ء حکیم صاحب کے مطب واقع ۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور پر جا کر ان سے ملا۔ یہ حکیم صاحب سے میری دوسری ملاقات تھی۔

ذخیرۂ کتب کے متعلق گفتگو شروع ہوئی۔ حکیم صاحب کی نشست کی سامنے والی دیوار میں دو الماریاں تھیں۔ ان میں کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ حکیم صاحب کی اجازت سے میں نے ان الماریوں میں سے چند کتابیں نکال کر دیکھیں۔ کتابیں مجلد صورت میں نہایت قرینے سے رکھی ہوئی تھیں۔ زیادہ کتب مطب کی بالائی منزل میں لکڑیوں کے ریکس (Racks) میں رکھی تھیں۔ ان کو میں نے ایک نظر دیکھا۔

اس ملاقات میں حکیم صاحب نے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ اس ذخیرے میں کتابوں کی کل تعداد اندازاً تین ہزار (مجلدات) کے قریب ہے۔ موضوعات تصوف، تذکرہ، تاریخ، تفسیر، حدیث اور دیگر اسلامی موضوعات پر مشتمل ہیں۔ کتابیں اردو، عربی، فارسی، پنجابی، انگریزی زبانوں میں ہیں۔ چند کتابیں ترکی زبان میں بھی ہیں۔ حکیم صاحب نے اپنی شرائط کا ذکر بھی کیا جن پر وہ یہ ذخیرہ کتب لائبریری کو بطور عطیہ دینا چاہتے ہیں۔

ذخیرۂ کتب دیکھنے کے بعد میں واپس آ گیا۔ میں نے اس ذخیرے سے متعلق ایک صفحہ پر مشتمل ایک رپورٹ لکھی جو ۲۳۔ جولائی ۱۹۸۹ء کو چیف لائبریرین کے دفتر میں بھجوادی۔ اس رپورٹ کا اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

''میں نے زیر حوالہ ذخیرے کے ایک حصے کو ان (حکیم صاحب) کے مطب میں دیکھا۔ کتابیں نہایت احتیاط کے ساتھ بہت اچھی حالت میں الماریوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ مطبوعات اور موضوعات کے اعتبار سے انتہائی قابل قدر ذخیرہ ہے۔ بہت سی کتابیں ہندوستان کے علمی اور تحقیقی اداروں کی شائع کی ہوئی ہیں۔ اس میں بعض کتب ایسی ہیں جو لاہور میں صرف اسی ذخیرے میں موجود ہیں۔ مثلاً بقول حکیم صاحب حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکتوبات کا عربی ترجمہ لاہور میں صرف اسی ذخیرے میں موجود ہے۔ قدیم اخبارات و رسائل کے چند شمارے بھی اس ذخیرے کا حصہ ہیں۔

مذکورہ شرائط عام سی ہیں۔ ذخیرے کی وسعت اور اہمیت کے پیش نظر ان کو مان لینے میں بظاہر کوئی رکاوٹ نظر نہیں آتی۔ اس ذخیرے کے حاصل ہو جانے سے لائبریری میں بہت وقیع اور قابل قدر اضافہ ہوگا۔ ہمارے اساتذہ، طلبہ اور محققین اس سے مستفید ہوں گے''۔

[بحوالہ فائل بعنوان: خط وکتابت متعلقہ ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ص۲]

دفتری کارروائی مکمل ہونے کے بعد چیف لائبریرین کی جانب سے ۱۶/ اگست ۱۹۸۹ء کو مکتوب نمبر ڈی/ ۶۹۸/ ایل ارسال کیا گیا، جس میں ان کی شرائط کو تسلیم کرلیا گیا۔ اس کی رو سے حکیم صاحب کی شرائط درج ذیل ہیں:۔

۱۔ اس ذخیرے کو آپ کے نام سے منسوب کر کے رکھا جائے گا۔

۲۔ آپ ضرورت کے وقت اس کو استعمال کر سکیں گے۔ آپ کو لائبریری کی

رکنیت دی جائے گی اور حسب ضابطہ کتابیں بھی جاری کی جائیں گی۔

۳۔ ذخیرۂ عتیقی کی طرح اس ذخیرے کے نام کی ایک سلپ چھپوا کر کتابوں پر چسپاں کی جائے گی۔

۴۔ آپ کی خواہش ہے کہ آپ کسی کو نامزد کریں گے تاکہ وہ صاحب آپ کے بعد ذخیرے کو دیکھ سکیں۔

ہمیں اس سے بھی اتفاق ہے"۔[بحوالہ فائل محولہ بالا، ص۳]

۲۔ فائل بعنوان: خط و کتابت متعلقہ ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ص۔ا (یہ فائل پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ ہے)

۳۔ میاں زبیر احمد علوی گنج بخشی قادری ضیائی۔ حکیم صاحب کے دست راست کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ وہ میاں صاحب کو اپنی حیات میں طبابت کی مسند پر بٹھا گئے۔ کتابوں کی جمع آوری اور ذخیرۂ کتب کی نشوونما کا فریضہ بھی ان کو سونپ گئے۔ چنانچہ میاں صاحب حکیم صاحب مرحوم کی روحانی نگرانی میں یہ دونوں کام سرانجام دیتے نظر آتے ہیں۔ مطب کا منظر بتاتا ہے کہ حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کی معنوی طور پر نگرانی کر رہے ہیں اور میاں صاحب اس نگرانی کے زیر اثر اور زیر سایہ کام کر رہے ہیں۔ میاں صاحب "دارالفیض گنج بخش" کے زیر اہتمام کتابوں کی اشاعت کا پروگرام بھی چلا رہے ہیں۔ ان مطبوعات کو بلا قیمت تقسیم بھی کرتے ہیں۔ اس طرح علم کی ترویج میں سرگرم عمل ہیں۔

[بحوالہ مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری (یادداشتوں کے آئینے میں) ص۔۔۔]

۴۔ فائل محولہ بالا، ص۔۴

اس مکتوب کے حوالے سے چیف لائبریرین کی طرف سے حکیم صاحب کو چٹھی نمبر ڈی/۸۰۸ ایل، مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۸۹ء ارسال کی گئی۔ اس میں حکیم صاحب کی بالوضاحت شرائط کو بھی تسلیم کر لیا گیا۔ ان شرائط کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

"ا۔ ذخیرۂ شیرانی کی طرح آپ کا ذخیرہ بھی الگ رکھا جائے گا یعنی اس کے لیے الماریاں مختص ہوں گی۔

۲۔ آپ کو تاحیات لائبریری کی رکنیت دی جائے گی اور حسب ضابطہ بذریعہ نمائندہ کتابیں جاری بھی کی جائیں گی۔
۳۔ آپ کی خواہش ہے کہ آپ کے بعد جناب صاحبزادہ میاں زبیر احمد صاحب ولد میاں بدرالدین صاحب، بازار داتا دربار، لاہور اور قاضی صلاح الدین قادری ولد قاضی معراج الدین مرحوم شاہ کمال کالونی، اچھرہ، لاہور اس ذخیرے کو دیکھنے کے مجاز ہوں گے۔ ہمیں اس سے بھی اتفاق ہے۔'' (فائل محولہ بالا، ص۔ ۶)

اس مکتوب میں فہرست سازی کے متعلق بھی لکھا گیا۔ الفاظ یہ ہیں:۔
''سید جمیل احمد رضوی، ڈپٹی چیف لائبریرین، آپ کے پاس آئیں گے تاکہ اس ذخیرے کی فہرست سازی کے بارے میں مشورہ کیا جائے اور باہمی مشورے کی روشنی میں یہ کام شروع کیا جا سکے''۔
(ایضاً، ص۔ ۶)

راقم السطور غالباً ستمبر ۱۹۸۹ء کے آخر میں حکیم صاحب کے مطب میں حاضر ہوا اور ان سے فہرست سازی کا کام شروع کرنے کے متعلق مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی گرمی زیادہ ہے۔ کتابوں کی صفائی کا کام بھی جاری ہے۔ اکتوبر (۱۹۸۹ء) میں گرمی کی شدت کم ہو جائے گی اور امید ہے کہ کتابوں کی صفائی کا کام بھی مکمل ہو جائے گا۔ طے یہ پایا کہ ۱۰۔ اکتوبر کو فہرست سازی کا کام شروع کر دیا جائے۔

راقم السطور نے ۹۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو چیف لائبریرین کو ایک نوٹ بھیجا جس میں لکھا: ''حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے ذخیرۂ کتب کی فہرست سازی اور پیکنگ کے لیے کل کام شروع کرنا ہے۔ براہ کرم درج ذیل سٹاف کی ڈیوٹی لگا دی جائے کہ وہ کل سے ان کے مطب، واقع ۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور پہنچ جایا کریں۔
۱۔ مسٹر مسعود الحسن، جونیئر کلرک
۲۔ مسٹر شکیل احمد، لائبریری اٹنڈنٹ'' (بحوالہ ایضاً، ص۔ ۷)

اس نوٹ میں یہ بھی تحریر کیا گیا:۔

"دو تین روز کے لیے میں بھی ان کے ساتھ جاؤں گا۔ اس کے بعد اگر ضروری ہوا تو کسی لائبریرین کی ڈیوٹی اس کام کے لیے لگا دی جائے گی"۔ (ایضاً ص۔ ۷)

نتیجۃً دفتر کی طرف سے اس کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو حکیم صاحب کے مطب کی بالائی منزل میں فہرست سازی کا کام شروع کر دیا گیا۔

فہرست سازی کے عمل کو جب چند روز گزر گئے تو میں نے حکیم صاحب سے کہا کہ اس کام کے لیے کسی اور لائبریرین کی ڈیوٹی لگا دی جائے گی۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ آپ ہی اس کام کو کریں۔ یوں فہرست سازی کا معیار ایک رہے گا۔ ممکن ہے بعد میں یہ فہرست شائع کی جائے۔ میں نے چیف لائبریرین سے اس سلسلے میں بات کی۔ انہوں نے بھی اس سے اتفاق کیا۔ بعد میں تحریری طور پر اس بارے میں باقاعدہ اجازت لے لی گئی۔ چنانچہ یکم نومبر ۱۹۸۹ء کو اجازت کے لیے یہ نوٹ چیف لائبریرین کو بھیجا۔

"اب تک تقریباً بارہ سو اندراجات کی فہرست تیار ہو چکی ہے۔
حکیم صاحب کی خواہش ہے کہ اس فہرست کو میں ہی تیار کروں۔
تقریباً دو تہائی کام باقی ہے۔ حکیم صاحب کی خواہش کے پیش نظر
میں ہی اس کام کو جاری رکھنا چاہتا ہوں۔"

برائے اطلاع و اجازت پیش خدمت ہے"۔ (ایضاً ص۔ ۷)

اس نوٹ کی روشنی میں مجھے اجازت دے دی گئی۔ اس سے حکیم صاحب کی دور اندیشی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ فہرست کی جلد اول کو شائع کرنے کا عزم رکھتے تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ فہرست کی جلد اول ۱۹۹۲ء میں مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور (حال اردو اکیڈمی پاکستان) کی جانب سے شائع ہوئی۔ بعد ازاں فہرست کی دیگر جلدوں کے شائع ہونے کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ اب اس کی جلد پنجم پنجاب یونیورسٹی کی جانب سے زیر طباعت ہے۔ ان شاء اللہ جلد چھپ جائے گی۔

۵۔ راقم السطور کے والد ماجد حکیم سید بشیر احمد رضوی (وفات ۱۰۔ فروری

۱۹۹۲ء) کو فالج کا عارضہ ہو گیا تھا۔ حکیم صاحب ان کی صحت کے بارے میں اپنے خطوط میں پوچھتے رہتے تھے۔ میری استدعا پر حکیم صاحب نے ان کے علاج کے لیے چند ادویہ بھی تجویز کی تھیں۔ والد صاحب مرحوم کے حالات کے لیے دیکھئے: مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری (یادداشتوں کے آئینے میں)، ص۔۸۱۔۸۲

۶۔ حکیم صاحب نے اس خط میں ایک مہر (Stamp) چھوڑ جانے کا ذکر ہے۔ یہ نادر (Rare) کے لفظ پر مشتمل ایک عام سی مہر تھی جو ایسی کتابوں پر لگائی جاتی تھی جو اس نوعیت کی ہوں۔ ذخیرے کی منتقلی کے وقت لائبریری کا عملہ جلدی میں یہ مہر اور دو کتابیں حکیم صاحب کے مطب (بالائی منزل) میں چھوڑ آیا تھا۔ حکیم صاحب نے یہ مہر اور کتابیں ۲۸۔ دسمبر ۱۹۸۹ء کو لائبریری میں بھجوا دیں۔ ان کے علاوہ پانچ کتابیں اور بھی بھجوائیں۔

۷۔ مسعود الحسن بٹ صاحب پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں جونیئر کلرک کی حیثیت سے ۲۰۰۰ء تک کام کرتے رہے۔ پھر اسی سال ان کا تبادلہ شعبۂ امتحانات، جامعہ پنجاب، لاہور میں ہو گیا۔ بٹ صاحب باقاعدگی کے ساتھ حکیم صاحب کے مطب سے کتابوں کے پیکٹ اٹھا کر لاتے رہے اور لائبریری میں پہنچاتے رہے۔ اس سلسلے میں ان کی خدمات بہت قابل ستائش ہیں۔ ان کی رہائش حکیم صاحب کے مطب کے قریب گوالمنڈی میں ہے۔ [بحوالہ مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ص۔۸۰]

بٹ صاحب ان دنوں شعبہ امتحانات جامعہ پنجاب، لاہور میں بطور اسسٹنٹ کام کرتے ہیں۔ حکیم صاحب کے ذخیرۂ کتب کے حوالے سے جو خدمات انہوں نے سرانجام دی ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا اجر ان کو عطا کیا ہے۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

۸۔ شکیل احمد صاحب کی تقرری چند ماہ کے لیے لائبریری اٹنڈنٹ کے طور پر ہوئی تھی۔ پھر اصل اہل کار رخصت گزار کر آ گئے اور یہ لائبریری سے فارغ ہو گئے۔ (ایضاً ص۔۸۰)

۹۔ فائل محولہ بالا ص ۔ ۱۰

۱۰۔ ایضاً ص ۔ ۸

۱۱۔ حکیم صاحب نے فہرست بھجوانے کے متعلق لکھا ہے۔ راقم السطور باون روز حکیم صاحب کے مطب میں فہرست سازی کا کام کرتا رہا۔ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۸۹ء کو ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری لائبریری میں منتقل ہو گیا۔ اس روز ۵۳۲۴ کتب (بشمول جلدیں و نسخے) منتقل کی گئیں۔ حکیم صاحب بعد میں بھی کتابیں بھیجتے رہے۔ ۱۶۔ جنوری ۱۹۹۰ء کو کتابوں کی تعداد ۵۳۷۵ ہو گئی۔ فہرست میں اندراجات کی تعداد ۳۷۲۵ ہو گئی، اور اس فہرست کے صفحات کی تعداد قریباً پانچ سو ہو گئی۔

(فائل محولہ بالا ص ۔ ۱۵)

حکیم صاحب اس فہرست کی دو نقول چاہتے تھے۔ اس کی عکسی نقل کروائی گئی اور ایک نقل کو ۲۴۔ جنوری ۱۹۹۰ء کو حکیم صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا۔ حکیم صاحب نے اس نقل کو ان الفاظ کے ساتھ وصول کیا: فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری) مرتبہ سید جمیل احمد رضوی کی ایک نقل وصول پائی۔

محمد موسیٰ

۲۴/۱/۹۰

اس فہرست کی دوسری عکسی نقل (فوٹو کاپی) ۱۹۔ فروری ۱۹۹۰ء کو حکیم صاحب کی خدمت میں ارسال کی جو اسی روز وصول ہوئی۔

۱۲۔ ذخیرۂ کتب کی وصول کی رسمی اطلاع چیف لائبریرین کی جانب سے بحوالہ مکتوب نمبر ڈی/۴۱/ایل، مورخہ ۱۶۔ جنوری ۱۹۹۰ء کو دی گئی۔ حکیم صاحب نے اس خط میں لکھا کہ "یہ چٹھی کھولتے وقت پھٹ گئی۔ دوبارہ دفتری نقل ارسال فرمائیں"۔ اس چٹھی کی نقل آپ کو بھجوا دی گئی۔ چونکہ مکتوب بہت اہم ہے، اس لیے اس کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجاب یونیورسٹی لائبریری،
قائداعظم کیمپس
لاہور۔۵۴۵۹۰
حوالہ نمبر D/41/L
تاریخ ۹۰۔۱۔۱۶

محترم حکیم صاحب!

السلام علیکم۔۲۴ دسمبر ۱۹۸۹ء کو آپ کا قابل قدر ذخیرۂ کتب ہماری لائبریری میں منتقل ہو گیا۔ آپ کی جانب سے بعد میں بھی کتابیں وصول ہوتی رہیں۔ اس طرح اس وقت تک کتابوں کی کل تعداد ۵۳۷۵ (بشمول جلدیں و نسخے) ہو گئی ہے۔ ہم اس گراں قدر عطیہ کے لیے آپ کے تہ دل سے ممنون ہیں۔ یونیورسٹی کے طلبہ، اساتذہ اور محققین یقیناً اس ذخیرے سے مستفید ہوتے رہیں گے۔ یہ ایک ایسا صدقہ جاریہ ہے جو ہمیشہ آپ کے لیے باعث ثواب ثابت ہوگا۔ ہم دعا گو ہیں کہ خداوند عالم اس کار خیر کے لیے آپ کو اجر عظیم عطا کرے۔

آپ کی خواہش کے مطابق اس ذخیرے کی مرتبہ فہرست کی دو کاپیاں آپ کے ریکارڈ اور استعمال کے لیے ارسال کر دی جائیں گی۔

اللہ کرے آپ کے مزاج بخیر ہوں۔ والسلام مع الاکرام

مخلص
(نصیر احمد)
چیف لائبریرین

بخدمت:۔
جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب،
۵۵۔ریلوے روڈ، لاہور۔۷

(فائل محولہ بالا، ص۔۱۶)
۱۳۔ایضاً، ص۔۱۸

۱۴۔ حکیم شہاب اجمل صاحب کو میں نے پہلی بار اکتوبر ۱۹۸۹ء میں حکیم صاحب کے مطب میں دیکھا۔ وہ طبیہ کالج، انجمن حمایت اسلام، لاہور سے فارغ ہو چکے تھے۔ اب حکیم صاحب کے مطب میں عملی تربیت (Internship) حاصل کر رہے تھے۔ فارغ وقت میں حکیم صاحب ان سے طب کے بارے میں علمی باتیں بھی کرتے تھے۔ تربیت کے بعد انہوں نے لاہور میں اپنا مطب بھی بنا لیا تھا۔ حکیم صاحب بیمار ہوئے تو غالباً دوبارہ وہ مطب میں حکیم کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے۔ میرے علم کے مطابق وہ دونوں بار چند ہفتوں کے لیے مطب میں یہ ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔

۱۵۔ عبداللہ سالم امریکن (Arthur Frank Buehler) پی ایچ۔ ڈی کے لیے تحقیقی کام کر رہے تھے۔ وہ لائبریری میں بھی اکثر آتے تھے اور حکیم صاحب کے مطب میں رہنمائی کے لیے حاضری بھی دیتے تھے۔ ان کے مقالے کا عنوان ہے:

Chrishma And Examplar:Naqshbandi Spiritual Authority in the Punjab. 1857-1947

یہ مقالہ ہارورڈ یونیورسٹی میں ۱۹۹۳ء میں پیش کیا گیا تھا۔ اس میں حکیم صاحب کی راہنمائی کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

بعد میں یہ تحقیقی کام کتابی شکل میں شائع ہو گیا تھا۔ اس کی کتابیاتی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے:۔

Buehler. Arthur. Sufi Heirs of the prophet. the Indian Naqshbndiyya and the Rise of the Mediating Sufi Shaykh. Columbia: University of the South Carolina Press.1998. 312 p

اس کے ابتدائی حصہ میں صفحہ xxi پر حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی تصویر دی گئی ہے۔ اس کے نیچے یہ الفاظ درج ہیں:۔

"Hakim Muhammad Musa. well Known sufi. scholar. and Greek Medical doctor of Lahore (p.xxi)

یہ کتاب ذخیرۂ حکیم محمد موسیٰ امرتسری میں زیر شمارہ ۱۹۸ محفوظ ہے۔

[دیکھیے فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری، جلد چہارم ص۔۸۹۔۹۰]

عبداللہ سالم صاحب غالباً ۲۰۰۰ء میں لاہور میں تشریف لائے۔ مجھے بھی لائبریری میں آکر ملے۔ حکیم صاحب کا ذکر کرتے رہے۔ ان کی گفتگو کا مرکز ومحور یہ تھا کہ حکیم صاحب میرے مرشد تھے، وہ ایسی شخصیت تھے جو ان کے پاس آتا تھا، اس کو دونوں ہاتھوں سے دیتے تھے (انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کے اشارے سے یہ بات کی)۔ وہ اپنے اس دورے میں لاہور میں دیگر احباب سے بھی ملے۔

۱۶۔ فائل محولہ بالا، ص۔۲۱

۱۷۔ القول الجلی فی ذکر آثار الولی، مقدمہ از شاہ ابو الحسن زید فاروقی (فارسی) دہلی: شاہ ابوالخیر اکاڈمی ۱۹۸۶ء۔۵۵۶ص۔

یہ کتاب حکیم صاحب کے ذخیرے میں زیر شمارہ ۳۷۸۱ موجود ہے۔ اس کے دو اردو ترجمے بھی اسی ذخیرے میں زیر شمارہ ۳۷۸۲، اور ۸۰۳۷ موجود ہیں۔ پہلا لکھنؤ میں ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا اور دوسرا لاہور میں ۱۹۹۹ء میں چھپا۔ لاہور والی طباعت میں سرورق پر یہ نوٹ دیا ہوا ہے:۔

''حالات وواقعات وملفوظات شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ''۔

۱۸۔ فائل محولہ بالا، ص۔۲۴

۱۹۔ ایضاً، ص۔۲۶

۲۰۔ ایضاً، ص۔۲۷

۲۱۔ سید سرفراز علی زیدی صاحب حکیم صاحب کے خاص نیاز مند اور معتمد کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ ان دنوں ہائر سیکنڈری سکول، گھوڑے شاہ لاہور میں علوم اسلامیہ کے لیکچرر (ایس ایس) ہیں۔ (مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ص۹۱)

۲۲۔ فائل محولہ بالا، ص۔۳۵

۲۳۔ متین کاشمیری صاحب بہت مستعد نوجوان ہیں جو حکیم صاحب کے مطب میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ حکیم صاحب کی راہنمائی میں انہوں نے کئی علمی کام کیے ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب: ''احوال و آثار حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی

چشتی نظامی قدس سرہ ۱۲۰۶ھ/۹۲-۱۷ء تا ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء" شائع ہو چکی ہے۔ اس کو
مجلس خدام الاسلام، لاہور نے ۱۹۹۳ء میں شائع کیا۔ اس کا انتساب حکیم صاحب
کے نام ہے۔ (بحوالہ مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ص۔ ۹۱)
ان کی دو اور کتابیں "احوال و آثار میاں اخلاق احمد رحمۃ اللہ علیہ
(۲۰۰۶ء) اور انتسابات (حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے نام)" (۲۰۰۶ء)
میں شائع ہو چکی ہیں۔

۲۴۔ فائل محولہ بالا، ص۔ ۳۶

۲۵۔ کتابوں کی وصولی کے حوالے سے راقم نے درج ذیل خط حکیم صاحب
کو ارسال کیا:۔

۹۰/۵/۲۱

گرامی قدر حکیم صاحب!

السلام علیکم۔ گرامی نامہ ۲۱ مئی ۱۹۹۰ء وصول ہوا۔ اس کے ساتھ چار عدد
کتب بھی ملیں۔ ہم اس کرم فرمائی کے لیے ممنون ہیں۔ ۶ مئی ۱۹۹۰ء کو گیارہ عدد کتب
میرے رفیق کار محمد حنیف ملک صاحب نے وصول کر لی تھیں۔ ان کو میں نے آپ کے
ذخیرے کی فہرست میں شامل کر دیا ہے۔ اشاریے میں بھی ان کا اندراج ہو گیا ہے۔
"اشاریہ عنوانات: "فہرست ذخیرہ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری" تیار ہو گیا
ہے۔ اس کی دو کاپیاں جلد ہی آپ کی خدمت میں پیش کر دی جائیں گی۔

بخدمت:۔
حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب،
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور

والسلام مع الاکرام
مخلص
سید جمیل احمد رضوی
ڈپٹی چیف لائبریرین

(فائل محولہ بالا، ص۔ ۴۶)

حکیم صاحب نے اشاریہ عنوانات فہرست ذخیرہ کتب حکیم محمد موسیٰ
امرتسری کی دو نقول ۲۱۔ مئی ۱۹۹۰ء کو وصول پائیں۔ (ایضاً، ص۔ ۴۵)

۲۶۔ ایک روز ۱۹۸۹ء میں حکیم صاحب نے میرے استفسار پر بتایا کہ یہ ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر کی فائل ہے۔ اس کا مالک راولپنڈی میں مقیم ہے۔ ابھی اس کے متعلق ان سے بات کرنی ہے۔ اگر معاملہ طے پا گیا تو اس کی جلدیں کروا کر ذخیرے میں شامل کرنے کے لیے بھجوا دیا جائے گا۔ چنانچہ بعد میں آپ نے اس کی جلدیں کروائیں اور اس کو ذخیرے کے لیے بھجوا دیا۔ یہ انتہائی اہم ہفت روزہ اخبار ہے جو امرتسر سے شائع ہوتا تھا۔ پنجاب کی صحافت کے حوالے سے بھی یہ بہت اہم ہے۔ ابھی پاکستان قائم نہیں ہوا تھا کہ اس کے مدیر (حکیم معراج الدین م ۱۹۴۸ء) نے اس کی پیشانی پر الفقیہ امرتسر (پاکستان) لکھنا شروع کر دیا تھا۔ بعد میں اس وقت کی حکومت کی مداخلت پر لفظ ''پاکستان'' لکھنا بند کر دیا۔ چند شماروں پر یہ چھپا ہوا ہے۔ اس سے مدیر موصوف کی پاکستان کے ساتھ محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

اب اس گراں قدر ہفت روزہ کی فائل قریباً بیس جلدوں میں اس ذخیرۂ کتب میں محفوظ ہے۔ یہ اگست ۱۹۲۰ء سے لے کر جون ۱۹۴۷ء کے دور پر مشتمل ہے۔ ان سالوں کے بعض شمارے موجود نہیں ہیں۔ اس کی تفصیل زیر نظر ذخیرے کی فہرست (جلد اول) کے صفحہ ۶۹۴ اور ۶۹۵ پر دیکھی جا سکتی ہے۔ اس میں پنجاب کی مقامی، علمی اور تہذیبی تاریخ لکھنے کے لیے قابل قدر مواد ملتا ہے۔ یہ نوادر میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

۲۶۔ (الف)۔ فائل محولہ بالا، ص۔ ۴۴

۲۷۔ میاں محمد دین کلیم (م ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء) کا ذخیرۂ کتب پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ ہے۔ میاں صاحب اپنا ذخیرہ لائبریری کو دینا چاہتے تھے، لیکن ان کی وفات کی وجہ سے ان کے ذخیرۂ کتب کے متعلق حتمی فیصلہ نہ ہو سکا۔ حکیم صاحب بھی چاہتے تھے کہ میاں صاحب کی کتابیں لائبریری میں محفوظ ہو جائیں۔ میں بھی حکیم صاحب کو یاد دلاتا کہ ان کے بیٹوں کو ترغیب دلائیں کہ وہ میاں صاحب کی کتابیں لائبریری کو بطور عطیہ دے دیں۔ آخر حکیم صاحب کی کوشش کامیاب ہوئی اور یہ ذخیرۂ کتب لائبریری میں جون ۱۹۹۱ء میں منتقل ہو گیا۔ میاں محمد دین کلیم کے حالات کے لیے دیکھیے: مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ص۔ ۹۷

۲۸۔ فائل محولہ بالا، ص۔ ۵۰

۲۹۔ زبدۃ الطب (قلمی) محمد اسماعیل خوارزمی کی ہے۔ اس کا سال کتابت ۱۲۵۵ھ ہے۔ اور اوراق ۳۵۱ ہیں۔ اس مخطوطے کے متعلق حکیم صاحب کی جانب سے یہ معلومات بھی دی گئی ہیں۔ ''اس کا ایک نسخہ رضا لائبریری، رام پور میں موجود ہے۔ اور دوسرا نسخہ اسلامیہ کالج، پشاور کی لائبریری میں محفوظ ہے''۔ (بحوالہ فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (جلد دوم)، ص۔ ۵۰)۔ اس کا فہرست نمبر ۴۰۱۱ ہے۔

۳۰۔ اس حوالے سے راقم السطور نے حکیم صاحب کو ایک مکتوب ۲۹۔ جنوری ۱۹۹۱ء کو ارسال کیا تھا۔ اس کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی لائبریری،

قائداعظم کیمپس

لاہور۔ ۵۴۵۹۰

حوالہ نمبر

تاریخ ۲۹۔۱۔۹۱

گرامی قدر حکیم صاحب!

السلام علیکم۔ میاں زبیر احمد صاحب کی وساطت سے ۲۳ جنوری ۱۹۹۱ء کو ۳۱ کتب (مجلدات) مل گئی تھیں۔ ان کو میرے رفیق کار نے وصول کیا تھا۔ میں نے ان کو آپ کے ذخیرے کی فہرست میں شامل کر دیا ہے۔ اس سے پہلے میاں صاحب کے ہاتھ آپ نے ۳۱ دسمبر ۱۹۹۰ء کو ۱۵۱ کتب (مجلدات) بھجوائی تھیں۔ ان کو بھی فہرست میں درج کر دیا تھا۔ ہم ممنون ہیں کہ آپ اپنے ذخیرے کے لیے کتب بھیجتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

زیدی صاحب کے ہاتھ ایک کتاب بعنوان ''احوال و آثار مفتی عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ'' کا ایک نسخہ بھی وصول ہو گیا ہے۔ اس کو بھی فہرست میں شامل کر دیا ہے۔

آپ نے اپنے ذخیرے میں موجود کتابوں کی تعداد کے بارے میں

استفسار کیا ہے۔ اس وقت ''ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری'' میں کل کتب کی تعداد پانچ ہزار سات سو اکاون (۵۷۵۱) (بشمول جلدیں و نسخے) کے قریب ہے۔

آپ کے پاس موجود اس ذخیرے کی فہرست ۵۰۱ صفحے تک ہے۔ اب فہرست ۵۳۸ صفحے تک مرتب ہو چکی ہے۔ باقی ۳۷ صفحات پر مشتمل فہرست کی دو عدد نقول بصورت فوٹو کاپی ارسال خدمت ہیں۔ براہ کرم ان کو وصول کر لیں۔

ہم ایک بار پھر آپ کے ممنون ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ آپ اس ذخیرے کے لیے کتب بھجواتے رہیں گے۔

بخدمت۔
حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب،
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور۔

والسلام مع الاکرام
مخلص
سید جمیل احمد رضوی
۲۹/۱۱/۹۱
ڈپٹی چیف لائبریرین

(بحوالہ فائل محولہ بالا، ص۔ ۸۲)

۳۱۔ ایضاً، ص۔ ۳۷

۳۲۔ ایضاً، ص۔ ۸۱

۳۳۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ فہرست حکیم صاحب نے اپنے قلم سے بنائی ہے۔ اس میں پہلی کتاب کا اندراج اس طرح ہے: ''فہرست ۔۔۔ از ڈاکٹر محمد ایوب قادری، کراچی۔ خطی۔ قادری صاحب مرحوم نے جناب وحید احمد مسعود کا تعارف لکھا تھا جو ان کی تصنیف سوانح خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے ابتداء میں درج ہونا تھا''۔ (بحوالہ فائل محولہ بالا، ص۔ ۸۸)

بعد میں یہ تعارف وحید احمد مسعود مرحوم کی کتاب ''حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ رضا پبلی کیشنز، لاہور (۲۰۰۳ء) کے شروع میں شامل کیا گیا۔ یہ کتاب کے صفحہ ۵ سے لے کر ۳۴ تک مشتمل ہے۔ اس

بارے میں قادری صاحب کا مکتوب بھی صفحہ ۳۵ پر شائع کیا گیا ہے۔ یہ مکتوب صاحبزادہ میاں زبیر احمد صاحب کے نام ہے۔

۳۴۔ فائل محولہ بالا، ص۔ ۸۸

۳۵۔ حکیم صاحب کے خط نمبر ۱۵، اور اس مکتوب (۱۸) سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کے نزدیک فہرست سازی ایک فن ہے جس کو سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکیم صاحب فہرست سازی کے فن کو بہت اہمیت دیتے تھے۔

۳۶۔ فائل محولہ بالا، ص۔ ۹۹

۳۷۔ ایضاً، ص۔ ۱۰۱

۳۸۔ رجسٹر مطبوعہ مضامین در اخبارات و رسائل۔ اس رجسٹر میں پیر غلام دستگیر نامی مرحوم کے مضامین اور منظومات کو چسپاں کیا گیا ہے۔

محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے درج ذیل نوٹ اس پر لکھا ہے:۔

''یہ رجسٹر حضرت پیر غلام دستگیر نامی مرحوم و مغفور نے خود ترتیب دیا تھا اور ایام بیماری میں احقر کو تحفۃً عطا کیا تھا''۔

(بحوالہ فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (جلد دوم)، ص۔ ۸۷)

۳۹۔ فائل محولہ بالا، ص۔ ۱۱۱

۴۰۔ پروفیسر محمد صدیق مرحوم (م ۲۰۰۷ء) اسلامیہ کالج، سول لائنز، لاہور میں اردو کے استاد تھے۔ حکیم صاحب کے ساتھ ان کی بہت نیازمندی تھی۔ اکثر مطب میں تشریف لاتے تھے۔ مرحوم نے حکیم صاحب کے بارے میں ایک کتاب ''احوال و آثار حکیم محمد موسیٰ امرتسری'' لکھی تھی۔ اس کو داتا گنج بخش اکیڈمی، لاہور نے ۱۹۹۷ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے آخر میں احقر کی مرتبہ فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری'' (جلد اول) کا تعارف بھی شامل کیا گیا ہے۔ یہ اس کتاب کے صفحہ ۴۹ تا ۶۴ پر مشتمل ہے۔

۴۱۔ اس سلسلے میں راقم السطور نے ایک چٹھی حکیم صاحب کو ارسال کی جسے اگلے صفحہ پر درج کیا جارہا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجاب یونیورسٹی لائبریری،
قائداعظم کیمپس
لاہور۔۵۴۵۹۰
حوالہ نمبر
تاریخ ۹۱۔۱۰۔۱۷

واجب الاحترام حکیم صاحب!

السلام علیکم۔کل سید سرفراز علی زیدی صاحب کے ہاتھ ایک مکتوب آپ کے نام ارسال کیا تھا۔اس میں آپ کے ذخیرے میں کل کتابوں کی تعداد کے بارے میں استفسار کا جواب لکھ دیا تھا۔اب تک اس ذخیرے کی کل کتب کی تعداد پانچ ہزار نو سو پچاسی (بشمول جلدیں و نسخے) ہے۔زیدی صاحب کی وساطت سے بھیجی گئی منسلکہ فہرست میں شامل چھبیس عدد کتب بھی کل وصول ہوئیں۔ان کی وصول کی اطلاع بھی کل والے مکتوب میں تحریر کر دی تھی۔اس خط کے ساتھ ان کتابوں کی فہرست کی فوٹو کاپی بھی منسلک ہے۔

ہم تہ دل سے ممنون ہیں کہ آپ اپنے ذخیرۂ کتب کے لیے کتابیں بھجواتے رہتے ہیں۔اس طرح اس میں برابر اضافہ ہوتا رہتا ہے۔آپ کو جان کر خوشی ہوگی کہ تحقیق کرنے والے اساتذہ اور طلبہ اس ذخیرے سے استفادہ کرتے ہیں۔دیگر محققین بھی اس سے مستفید ہوتے ہیں۔اس طرح یہ ذخیرۂ کتب علم کا نور پھیلانے میں ممد و معاون ثابت ہو رہا ہے، کتاب کی خوشبو پھیل رہی ہے، اور پڑھنے والوں کے اذہان روشن و معطر ہو رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

امید ہے آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔

بخدمت۔
محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب،
۵۵۔ریلوے روڈ، لاہور۔

والسلام مع الاکرام
مخلص
سید جمیل احمد رضوی
ڈپٹی چیف لائبریرین

(بحوالہ فائل محولہ بالا، ص۔۱۱۹)

۴۲۔ ایضاً، ص۔۱۱۵

۴۳۔ ایضاً، ص۔۱۲۰

۴۴۔ ذخیرے میں کتابوں کی کل تعداد لکھنے سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حکیم صاحب کو ذخیرۂ کتب کے نشو وارتقاء کا کتنا خیال تھا۔ یہ اس جذبے کو ظاہر کرتا ہے جس کا تعلق کتابوں کی جمع آوری اور حفاظت سے ہے۔

۴۵۔ فائل محولہ بالا، ص۔۱۲۲

۴۶۔ ایضاً، ص۔۱۲۵

۴۷۔ ان میں سرفہرست جس کتاب کا اندراج فہرست بنانے والے نے کیا ہے، وہ حکیم صاحب کے بارے میں سید محمد عبداللہ قادری کی ہے۔ اس کی کتابیاتی تفصیل درج ذیل ہے:

محمد عبداللہ قادری سید۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی، ایک ادارہ، ایک تحریک۔ لاہور: داتا گنج بخش اکیڈمی، ۱۹۹۱ء۔ ۸۰ص۔

[بحوالہ فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (جلد دوم)، ص۔۸۵]

یہ ذخیرے میں زیر شمارہ ۴۲۱۱ موجود ہے۔

۴۸۔ فائل محولہ بالا ص۔۱۲۶

۴۹۔ علامہ محمد عالم آسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۵۔ اگست ۱۹۴۴ء) حکیم صاحب کے استاد تھے۔ ان کی دو طبی بیاضوں (شمارہ فہرست ۴۳۳۸، ۴۳۳۹) کی عکسی نقول حکیم صاحب نے ذخیرے کے لیے بھجوائیں۔ علامہ آسی کے حالات کے لیے دیکھیے سید جمیل احمد رضوی ''حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے استاد گرامی'' مشمولہ ماہنامہ جہان رِضا، لاہور: حکیم محمد موسیٰ امرتسری پر خصوصی نمبر، جلد ۹، شمارہ ۹۰ (اکتوبر، نومبر ۲۰۰۰ء، ۲۳۲۔۲۵۰

ان بیاضوں کی اہمیت کے متعلق حکیم صاحب نے ان کے شروع میں ایک نوٹ لکھا ہے۔ دیکھیے: فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (جلد دوم)، ص۔۱۰۵۔۱۰۷

فائل، محولہ بالا، ص۔۱۶۱

۵۱۔ ایضاً، ص۔۱۷۰

۵۲۔ الکاویۃ علی الغاویہ بھی حضرت علامہ محمد عالم آسی (م ۱۹۴۴ء) کی عربی زبان میں تصنیف ہے۔ یہ اصل کتاب کی فوٹو کاپی ہے۔ حکیم صاحب کے الفاظ میں ''یہ عربی زبان میں لکھی جانے والی اولیں مبسوط و مدلل کتب (دررد قادیانیت) میں شمار ہوتی ہے''۔ اس پر حکیم صاحب نے اس کی اہمیت کے متعلق یکم محرم الحرام ۱۴۱۳ھ کو ایک مبسوط نوٹ لکھا۔ دیکھیے: فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (جلد دوم)، ص۔۱۱۷۔ یہ ذخیرے میں زیر شمارہ ۴۴۰۹ موجود ہے۔

۵۳۔ ''بام عرش'' سید منظور احمد مہجور مکان شریفی کا نعتیہ کلام ہے۔ یہ لاہور میں تاج کمپنی کی جانب سے شائع ہوئی۔ میری استدعا پر حکیم صاحب نے اس کا ایک نسخہ میرے ذاتی استعمال کے لیے بھجوایا۔ حکیم صاحب کے ذخیرے میں یہ کتاب زیر شمارہ ۲۴۰۵ موجود ہے۔ باقی تین کتابیں لائبریری کے لیے بھجوائی تھیں۔

۵۴۔ یہ خط میری ذاتی خط و کتابت والی فائل سے لیا گیا ہے۔ یا یوں کہیے کہ اس فائل میں لگا دیا گیا تھا۔

۵۵۔ فائل، محولہ بالا، ص۔۱۷۵

۵۶۔ اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کو اپنے ذخیرۂ کتب کی تنظیم سے کس قدر لگاؤ تھا۔ شاید کسی ذریعے سے ان امور کے بارے میں ان کو بتایا گیا تھا۔ لیکن مجھے پہلے سے ان تمام نکات کا بخوبی علم تھا۔ چنانچہ میں نے ان کو ایک مفصل خط ارسال کیا۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر اس کو نقل کیا جاتا ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجاب یونیورسٹی لائبریری،
قائداعظم کیمپس
لاہور۔۵۴۵۹۰
حوالہ نمبر
تاریخ ۹۲۔۸۔۱۳

واجب الاحترام حکیم صاحب!

السلام علیکم۔منسلکہ فہرست میں شامل مرسلہ دس کتب ۱۰۔اگست ۱۹۹۲ء کو مسعودالحسن بٹ صاحب کی وساطت سے لائبریری میں وصول ہوگئی ہیں۔ان کو آپ کے ذخیرے میں شامل کر دیا جائے گا۔ہم اس کرم فرمائی کے لیے بہت ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

اپنے مکتوب مؤرخہ ۱۰۔اگست ۱۹۹۲ء میں آپ نے چند امور کے بارے میں اطلاع دینے کے لیے تحریر کیا ہے۔اس سلسلے میں درج ذیل نکات پیش کیے جاتے ہیں:۔

ا۔آپ کے ذخیرے کے لیے نئی الماریاں پہلے ہی حاصل کی جا چکی ہیں۔ چودہ الماریاں بھر گئی ہیں۔اب اس ذخیرے کی کتابیں ۱۵ ویں الماری میں رکھی جاتی ہیں۔

(۲) اس ذخیرے کی کتابوں پر لگائے جانے والے لیبل (چٹیں) ابھی موجود ہیں۔لائبریری کے دوسرے لیبلوں کے ساتھ ان کو بھی مناسب مقام پر دفتری لگا دیتا ہے۔اس طرح تمام لیبل (چٹیں) لگانے کا کام ایک بار مکمل ہو جاتا ہے۔یہ کام میں اپنی ذاتی نگرانی میں کرواتا ہوں۔ہم از حد سپاس گزار ہیں کہ آپ پہلے ہی نہایت احتیاط کے ساتھ جلدیں کروا کر کتابیں بھیجتے ہیں۔

(۳) ''ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری'' والے لیبل (چٹیں) ابھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔جب ان کو چھپوانے کی ضرورت ہوگی تو حسب ارشاد آپ کو اطلاع

دی جائے گی، تاکہ آپ ان کو چھپوا کر بھیج دیں۔

آخر میں اس ذخیرے کے وسائل کے استعمال کے بارے میں لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ امر آپ کے لیے باعث اطمینان ہوگا کہ ایم۔اے، ایم۔فل اور پی ایچ۔ڈی کے امیدوار طلبہ و طالبات اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔ فہرست کی موجودگی سے ذخیرے کے وسائل کا استعمال آسانی سے ہو جاتا ہے۔ علوم شرقیہ کی مختلف شاخوں میں تحقیق کرنے کے لیے اس کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ جو معلومات لائبریری کے دوسرے وسائل سے فراہم نہیں ہوتیں، وہ آپ کے ذخیرے میں موجود وسائل سے مل جاتی ہیں۔ آپ نے جس دقت نظر اور گہرے علمی شعور کے ساتھ ان کتابوں کو جمع کیا ہے، یہ اسی کے ثمرات ہیں جو سامنے آ رہے ہیں۔ آپ کی توجہ سے اس ذخیرے کی مسلسل نشو و نما ہوتی رہتی ہے جو اس کی افادیت میں اضافہ کرتی رہتی ہے۔

اگر تعلیم کسی قوم کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے، تو کتابیں اس عمل کو پورا کرنے اور آگے بڑھانے کے لیے آلات (Tools) کا کام دیتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری' ان قیمتی اور گرانقدر آلات سے مالا مال ہے جن کو استعمال کرنے والے خود کو زیور تعلیم و تحقیق سے آراستہ کرتے ہیں۔

بخدمت:۔
محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب،
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور۔

والسلام مع الاکرام
مخلص
سید جمیل احمد رضوی
ڈپٹی چیف لائبریرین

(بحوالہ فائل محولہ بالا، ص۔۱۸۲)

۵۷۔ ایضاً، ص۔۱۸۳

۵۸۔ اس خط سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حکیم صاحب بہت تسلسل کے ساتھ کتابیں بھجوانے کا اظہار کر رہے ہیں۔ لائبریری سائنس کے ایک ماہر کا کہنا ہے:۔

Libray is a growing organism.

یعنی لائبریری ایک نامیاتی جسم رکھتی ہے یعنی اس کی نشو ونما ہوتی رہتی ہے۔
حکیم صاحب کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کی مسلسل نمو کے لیے کوشاں رہتے تھے۔
یہ کتابیں محترم محمد ریاض ھمایوں سعیدی لے کر آئے تھے۔ میں نے وصولی کا جو مکتوب حکیم صاحب کو ارسال کیا، اس میں ھمایوں صاحب کا نام لکھا ہوا ہے۔
(بحوالہ فائل محولہ بالا، ص۔ ۱۸۸)

۵۹۔ ایضاً، ص۔ ۱۸۶

۶۰۔ ایضاً، ص۔ ۱۹۰

۶۱۔ ایضاً، ص۔ ۲۰۷

۶۲۔ حکیم صاحب نے قرآن مجید (قلمی) بدست سید سرفراز علی زیدی ذخیرے کے لیے بھجوایا اور کس خوبصورت انداز سے اس حقیقت کو تحریر کیا کہ اس کو شامل کر کے میرے ذخیرے کی توقیر بڑھا دیں۔ راقم الحروف نے اس خط کا جواب ۲۵ نومبر ۱۹۹۲ء کو ارسال کیا۔ اس کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجاب یونیورسٹی لائبریری،
قائداعظم کیمپس
لاہور۔ ۵۴۵۹۰
حوالہ نمبر
تاریخ ۹۲۔۱۱۔۲۵

واجب الاحترام حکیم صاحب!
السلام علیکم۔ سید سرفراز علی زیدی صاحب کے ہاتھ بھیجا ہوا قرآن مجید خطی وصول ہو گیا ہے۔ اس کو آپ کے ذخیرے میں شامل کر دیا جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ "کلام اللہ" کے شامل کرنے سے ذخیرے کی توقیر بڑھ جاتی ہے۔ آپ

نے اس حقیقت کو کس خوبصورت انداز سے بیان کیا ہے۔ ہم اس کرم فرمائی کے لیے بے حد ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

اللہ کرے آپ کے مزاج بخیر ہوں۔

والسلام مع الاکرام
مخلص
سید جمیل احمد رضوی
ڈپٹی چیف لائبریرین

محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری،
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور۔

(بحوالہ فائل، محولہ بالا، ص۔ ۲۰۶)

۶۳۔ ایضاً، ص۔ ۲۰۵

۶۴۔ ایضاً، ص۔ ۲۱۸

۶۵۔ ایضاً، ص ۲۲۶

۶۶۔ یہ قرآن مجید ذخیرے میں زیر شمارہ ۴۶۰۵ موجود ہے۔ اس کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔

قرآن مجید، مترجم اردو از شاہ رفیع الدین دہلوی۔ لاہور: ملک دین محمد اینڈ سنز، ۱۹۳۴ء۔ ۸۰۲+۲ ص

[بحوالہ فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (جلد دوم)، ص۔ ۱۴۸]

اسی مکتوب کے آخر میں ایک وضاحتی نوٹ تحریر کیا گیا ہے۔ اس کو ذیل درج کیا جاتا ہے:۔

"اس قرآن مجید کے ۲۳ (ویں) پارے کے پہلے چھ ورقے (ورق) شہید ہو گئے ہیں۔ اس کی جگہ بغیر ترجمہ کے اسی سائز کے اوراق علیحدہ شامل کر دیے گئے ہیں اور اسی طرح پارہ ۲۷ تا ۲۹ شہید ہو چکے ہیں۔ بغیر ترجمہ اسی سائز کے علیحدہ اوراق شامل کر دیئے گئے ہیں۔"

(بحوالہ فائل محولہ بالا، ص۔ ۲۳۴)

۶۷۔ ایضاً ص۔ ۲۳۴

۶۸۔ راقم السطور کی بڑی جواں سال بیٹی (راشدہ زھرا) کا انتقال ۱۶۔ دسمبر ۱۹۹۲ء کو میو ہسپتال لاہور میں ہو گیا تھا۔ اگلے روز حکیم صاحب تعزیت کے لیے گھر پر تشریف لائے۔ پھر یہ تعزیت نامہ بھی ارسال کیا۔ اس کے آخر میں حکیم صاحب نے مرحومہ کا مادہ تاریخ نکالا ہے:

دختر حمیدہ خصال

۱۹۹۲ء

محترم حکیم صاحب کی فرمائش پر ابو الطاہر فدا حسین فدا نے مرحومہ کا قطعہ رحلت منظوم کیا۔ آپ نے یہ مجھے عطا کیا۔ اس کو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

بسم الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

قطعہ تاریخ رحلت

مسماۃ سیدہ راشدہ زہرا مرحومہ مغفورہ

دختر صوفی جمیل

۱۴۱۳ھ

وفات: ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۶۔ دسمبر ۱۹۹۲ء بروز چہارشنبہ

جادہ پیمائے فنا ہے، نیک طینت صالحہ

کانپ اٹھی روح اجل بھی دیکھ کر یہ رنج و غم

آ لیا اک لمحہ میں دست قضا نے اس کو آہ!

شاخ نخل زندگانی ہو گئی جس کی قلم

ملتی ہے اس کو حقیقت میں حیات دائمی!

جو مسافر اس جہاں کا ہے رواں سوئے عدم

سیدہ و عابدہ و طیبہ، دخت جمیل

ہے بلطف مصطفیٰ محبوب حق زیب ارم

اس کا سال مرگ ہم نے اے فدائے غم زدہ
کر دیا ''احسن شعار راشدہ زہرا'' رقم

رقیمۂ ابوالطاہر فدا حسین فدا
مدیر ماہنامہ مہر و ماہ لاہور
(پاکستان)

۶۹۔ یہ خط میرے ذاتی ریکارڈ میں محفوظ ہے۔

۷۰۔ ان کتب و مخطوطات کے وصول ہونے پر احقر نے درج ذیل مکتوب حکیم صاحب کی خدمت میں ارسال کیا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پنجاب یونیورسٹی لائبریری،
قائداعظم کیمپس
لاہور۔ ۵۴۵۹۰
حوالہ نمبر
تاریخ ۹۳۔۲۔۹

گرامی قدر حکیم صاحب!

السلام علیکم۔ جناب ریاض ھمایوں اور میاں زبیر احمد صاحب کے ہاتھ منسلکہ فہرست میں شامل چار عدد خطی کتب اور ۲۰ عدد مطبوعہ کتابیں وصول ہوگئی ہیں۔ ان کو آپ کے ذخیرے میں شامل کر دیا جائے گا۔ ہم اس گرانقدر عطیہ کے لیے بہت ممنون ہیں۔ خداوند عالم آپ کو جزائے خیر دے۔

آپ کی توجہ اور کرم فرمائی سے اس ذخیرے میں برابر اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اضافے میں قدیم اور جدید دونوں قسم کی کتابیں شامل ہوتی ہیں۔ گاہے گاہے آپ خطی کتاب/کتابیں بھی بھجواتے ہیں۔ اس طرح ''ذخیرۂ حکیم محمد موسیٰ امرتسری'' کے تحریری

آثار میں اضافہ فروغ علم میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ علمی اور تحقیقی کام کرنے والے اس ذخیرے سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ یہ ایسا صدقہ جاریہ ہے جو علم کی روشنی پھیلاتا ہے اور جہالت کی تاریکی کو دور کرتا ہے۔ رب العزت آپ کی توفیقات میں مزید اضافہ کرے۔۔

اللہ کرے آپ کے مزاج بخیر ہوں۔

والسلام مع الاکرام
مخلص
سید جمیل احمد رضوی
ڈپٹی چیف لائبریرین
۰۹/۰۲/۹۳

بخدمت
محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب،
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور۔ ۷

(بحوالہ فائل محولہ بالا، ص۔ ۲۳۹)

۷۱۔ ایضاً، ص۔ ۲۴۰

۷۲۔ اس مکتوب کے ساتھ چھ مرسلہ کتب کی فہرست دی ہے۔ آخری کتاب: غیاث اللغات (مع) منتخب اللغات و چراغ ہدایت کا اندراج کیا گیا ہے۔ یہ لکھنؤ میں منشی نولکشور کی جانب سے ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی۔ حکیم صاحب نے اس کا ذکر مکتوب نمبر ۴۰ میں کیا ہے۔ ذخیرے میں اس کا شمارہ ۵۴۷۴ ہے۔

۷۳۔ فائل محولہ بالا، ص۔ ۲۶۸

۷۴۔ اس خط کا پس منظر یہ ہے کہ حکیم صاحب نے غالباً ۱۹۹۲ء کے آخر یا ۱۹۹۳ء کے شروع میں "غیاث اللغات" کے بارے میں استفسار کیا کہ میرے ذخیرے میں موجود ہے۔ ہم نے اس کو ذخیرے کی فہرست میں تلاش کیا، لیکن یہ کتاب آپ کے ذخیرۂ کتب میں نہ ملی۔ اس سلسلے میں حکیم صاحب کو بتا دیا گیا۔ بعد میں ۱۷۔ مارچ ۱۹۹۳ء کو حکیم صاحب مرحوم نے اس خط کے ذریعے "غیاث اللغات" کی بازیافت کے متعلق اطلاع دی۔

پاک پتن میں حکیم صاحب کے بڑے بھائی حکیم شمس الدین (وفات ۱۴۔ جون ۱۹۹۳ء) مقیم تھے۔ انہوں نے طبی کتب پر مشتمل ایک لائبریری بنائی ہوئی

ہے۔ حکیم شمس الدین صاحب کی وفات کے بعد ان کے بیٹے حکیم سدید الدین صاحب مطب چلاتے ہیں اور لائبریری کی حفاظت کرتے ہیں۔

۷۵۔ فائل، محولہ بالا، ص۔ ۲۷۰

۷۶۔ شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی، مطبوعہ فرید بک سٹال، لاہور، ۱۹۹۳ء کی طباعت ہے۔ اس کی چھ جلدیں ہیں۔ ذخیرے میں یہ زیر شمارہ ۱۷۷۴ موجود ہے۔

۷۷۔ فائل، محولہ بالا، ص۔ ۲۷۷

۷۸۔ فائل ذاتی خط و کتابت

۷۹۔ اس کتاب کا عنوان: ''احوال و آثار حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی چشتی نظامی قدس سرہ السامی'' ہے۔ حکیم صاحب کے ذخیرے کی کتابیں جاری (issue) نہیں کی جاتیں، لائبریری کے ذخیرے کی کتابیں بالعموم لائبریری کے اراکین کو جاری کی جاتی ہیں تاکہ وہ ان کو اطمینان کے ساتھ گھر میں پڑھ سکیں۔ ایک بار یہ نکتہ حکیم صاحب کے ساتھ زیر بحث آیا تھا، غالباً اس بناء پر اس کتاب کا ایک نسخہ مین لائبریری (Main Library) میں داخل کروانے کے لیے لکھا تھا۔

۸۰۔ فائل ذاتی خط و کتابت

۸۱۔ کتاب کی مفت تقسیم حکیم صاحب کا شعار تھا۔ اس خط سے واضح طور پر ان کی یہ صفت ابھر کر سامنے آتی ہے۔

۸۲۔ فائل ذاتی خط و کتابت

۸۳۔ ان دنوں محمد سلیم صاحب گورنمنٹ کالج، راوی روڈ، لاہور میں تاریخ کے استاد کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ وہ اکثر حکیم صاحب کے مطب میں آتے اور ان سے راہنمائی لیتے۔ پروفیسر محمد اسلم مرحوم (وفات ۱۹۹۸ء)، سابق چیئر مین، شعبہ تاریخ، جامعہ پنجاب، لاہور نے ان کو ترغیب دلائی تھی کہ وہ اس موضوع پر کام کریں۔ ان کا یہ علمی کام بعنوان: ''شعرائے امرتسر کی نعتیہ شاعری'' ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا۔ اس کو مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور نے شائع کیا۔

۸۴۔ فائل ذاتی خط و کتابت (اس مکتوب پر تاریخ نہیں دی گئی۔ یہ غالباً مئی ۱۹۹۳ء میں لکھا گیا۔

۸۵۔ اس سلسلے میں راقم السطور نے درج ذیل خط ارسال کیا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸ جون ۱۹۹۳ء

واجب الاحترام حکیم صاحب!

السلام علیکم۔ آپ کا گرامی نامہ ملا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ جان کر خوشی ہوئی کہ عزیزہ نے ایم۔ اے (اردو) کی تیاری شروع کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی سے ہمکنار کرے۔ حسب ارشاد معاون کتب کی فہرست ارسال کر رہا ہوں۔ نوٹس کے بارے میں معلوم کروں گا۔ پھر اطلاع دوں گا۔ اگر لائبریری سے کسی کتاب کا مطالعہ مطلوب ہو تو عزیزہ یہاں بھی آسکتی ہیں۔

اللہ کرے آپ کے مزاج بخیر ہوں۔ والسلام مع الاکرام

بخدمت:۔ آپ کا مخلص

محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب، جمیل احمد رضوی

۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور۔ ڈپٹی چیف لائبریرین

(فائل ذاتی خط و کتابت)

۸۶۔ ایضاً

۸۷۔ فائل بعنوان: خط و کتابت متعلقہ: ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ص۔ ۳۰۲

۸۸۔ میں نے ذاتی استعمال کے لیے بھجوائی گئی کتابوں کی رسید بذریعہ مکتوب مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۹۳ء بھجوا دی تھی۔ اس خط کو یہاں نقل کیا جاتا ہے:۔

بسمہ تعالیٰ

۲۲/۷/۱۹۹۳

واجب الاحترام حکیم صاحب!

السلام علیکم۔ آپ کا مکتوب مؤرخہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۹۳ء وصول ہوا۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔ آپ نے ہفتہ عشرہ قبل درج ذیل کتب میرے لیے بھجوائی تھیں۔ مل گئی تھیں۔

۱۔ مدنی خطبات
۲۔ گنجینۂ شوق
۳۔ سیارہ ڈائجسٹ (جون ۱۹۹۳ء)

سیارہ ڈائجسٹ میں آپ کے بارے میں پروفیسر محمد صدیق صاحب کا مضمون پڑھا۔ کل ''پیغمبر خدا بطور قانون ساز'' نامی کتابچے کے دو نسخے بھی وصول ہو گئے۔ حسب ارشاد ایک رانا سرور صاحب کو دے دوں گا اور ایک میں نے رکھ لیا ہے۔ میں تہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ ذاتی استعمال کے لیے بھی کتابیں بھجواتے رہتے ہیں۔ خداوند عالم بحق حبیب خدا ﷺ و اہل بیت اطہار علیہم السلام آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور توفیقات میں اضافہ فرمائے تاکہ علمی و تحقیقی دنیا میں آپ کا فیض جاری و ساری رہے۔

اللہ کرے آپ کے مزاج بخیر ہوں۔ والسلام مع الاکرام

مخلص

سید جمیل احمد رضوی

بخدمت:۔
جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری،
۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور۔۷
(بحوالہ فائل ذاتی خط و کتابت)

۸۹۔ ایضاً

۹۰۔ پرچہ مہاجر کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

روزنامہ مہاجر، لاہور، جلد ۲، شمارہ ۸۷ (۳۔ اپریل ۱۹۵۴ء)

یہ ذخیرے میں زیر شمارہ ۴۸۹۹۰ موجود ہے۔
۹۱۔ فائل بعنوان: خط و کتابت متعلقہ ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری ص۔ ۳۱۸
۹۲۔ خطی مبیضات کی دو فوٹو کاپیاں ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے:۔

مولوی محمد ظفر الدین، سرور القلب المحزون فی الصبر عن نور العیون۔ ۱۱۶ ص۔ (فوٹو کاپی)

اس پر ڈاکٹر مختار الدین احمد نے ۳۱۔ اگست ۱۹۹۳ء کو ایک نوٹ لکھا ہے:
''نسخہ مصنف کا عکس جناب مولانا حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری مدظلہ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں''۔

[فہرست ذخیرہ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (جلد دوم) ص۔ ۲۰۵]

دوسری فوٹو کاپی کی تفصیل درج ذیل ہے:۔
مولوی ظفر الدین، جواہر البیان فی ترجمۃ الخیرات الحسان۔ ۱۲۸ص (فوٹو کاپی)
اس پر بھی ڈاکٹر مختار الدین احمد نے ۳۔ اگست ۱۹۹۳ء کو درج ذیل نوٹ لکھا ہے:۔

''ملک العلماء فاضل بہار حضرت مولانا ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے بے حد محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ جواہر البیان ان کی ابتدائی تصانیف میں ہے جو سب سے پہلے حاجی لعل خان صاحب کے زیر اہتمام کلکتہ سے شائع ہوئی۔ پھر پاکستان سے اس کے دو ایڈیشن نکلے۔ ایک ایڈیشن ترکی سے شائع ہوا۔
کتاب کا یہ مسودہ مصنف علام کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے جس کا عکس علوم اسلامی کے مایہ ناز عالم اور حکیم حاذق مولانا حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب مدظلہ العالی کی نذر کرتا ہوں''۔

(ایضاً ص۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶)

ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین بہاری (م ۱۹۶۲ء) کے فرزند ارجمند ڈاکٹر مختار الدین احمد کے حالات درج ذیل ہیں :۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد ایم اے پی ایچ ڈی، ڈی فل۔ سابق پروفیسر وصدر شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ وائس چانسلر مولانا مظہر الحق عربی و فارسی یونیورسٹی پٹنہ۔ آپ ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کی محققانہ حیثیت کو عالمی سطح پر پذیرائی حاصل ہے۔ آپ نے عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں تحقیق و تدوین کے کارنامے انجام دیے۔ آپ کو علمی و ادبی خدمات کے اعتراف پر صدارتی اور دیگر اعزازات سے نوازا گیا ہے۔ آپ کی تصانیف و تالیفات میں احوال غالب، نقد غالب، تذکرہ گلشن ہند، تذکرہ صدر الدین آزردہ، فہرست مخطوطات احسن کولیکشن، فہرست مخطوطات فارسی یونیورسٹی علی گڑھ شامل ہیں۔ آپ نے استاد محترم علامہ عبدالعزیز میمنی کی یاد میں مجلّہ ''المجمع العلمی الہندی'' علی گڑھ کا خصوصی نمبر دو جلدوں میں ۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔ آپ کے مقالات اور تالیفات کا اشاریہ ''مختار نامہ'' علی گڑھ ہیریٹیج و پبلی کیشنز علی گڑھ سے ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا۔ آپ کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں مجلس نذر مختار دہلی نے ۱۹۸۸ء میں ایک علمی ارمغان ''نذر مختار'' پیش کیا۔ غالب انسٹی ٹیوٹ دہلی کی طرف سے آپ کو ایک اور علمی ارمغان ''پروفیسر مختار الدین۔ محقق اور دانشور'' مرتبہ شاہد ماہلی ۲۰۰۵ء میں پیش کیا گیا۔

[بحوالہ مشفق نامے (مکتوبات مشفق خواجہ بنام محمد عالم مختار حق)، مرتبہ محمد عالم مختار حق (لاہور: اردو اکیڈمی پاکستان، ۲۰۰۶ء)، ص۔۳۳۵]

۹۳۔ فائل، محولہ بالا، ص۔۳۳۷

۹۴۔ ایضاً، ص۔۳۳۴

۹۵۔ علامہ سید ابوالحسنات محمد احمد قادری کی تفسیر کی کتابیاتی تفصیل درج ذیل ہے:۔

تفسیر الحسنات۔ لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۹۹۱ء (؟)
۶ جلدیں (پارہ ایک تا اٹھائیس تک)

[بحوالہ فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (جلد دوم) ص۔۲۰۳]

۹۶۔ فائل، محولہ بالا، ص۔۳۴۱

۹۷۔ کشف المحجوب کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے:۔

علی بن عثمان ابن علی الغزنوی ثم الہجویری۔ کشف المحجوب۔ لاہور: مطبع پنجابی

(س۔ن)۔ ۲۶۷ ص۔

اس کے شروع میں حکیم صاحب نے ۲۲۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کو ایک نوٹ لکھا ہے۔

اس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

کشف المحجوب کا یہ نسخہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لیے کہ مطبع پنجابی کا یہ نسخہ سب سے پہلے طبع ہوا۔ دنیا بھر میں اسے اولیت کا شرف حاصل ہے''۔

[بحوالہ فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (جلد سوم) ص۔۴۲۔۴۳]

۹۸۔ اس کتاب کی تفصیل یہ ہے:۔

غلام سرور لاہوری، مفتی۔ گلدستہ کرامات، در ذکر کرامات حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی۔ لکھنؤ: نولکشور (س۔ن)۔ ۲۴۴ص۔

اس کے شروع میں حکیم صاحب نے ۲۲۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کو یہ فقرہ لکھا ہے: ''یہ کتاب نوادر میں سے ہے۔''

(ایضاً، ص۔۴۲)

۹۹۔ فائل، ایضاً، ص۔۳۸۰

۱۰۰۔ اس خط کا پس منظر یہ ہے کہ فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (جلد اول) ۱۹۹۶ء میں مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور کی جانب سے شائع ہوئی۔ اس کا ایک نسخہ مجھے پروفیسر محمد اسلم صاحب دے گئے۔ میں نے ۹ دسمبر ۱۹۹۶ء کو حکیم صاحب کو مبارک باد کا خط لکھا۔ اس خط کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

۴/۹/۱۹۹۶ء

گرامی قدر حکیم صاحب!

السلام علیکم۔ کتاب: ''فہرست ذخیرۂ کتب حکیم محمد موسیٰ امرتسری (مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری)'' کی جلد اول مغربی پاکستان اردو اکیڈمی کی جانب سے شائع ہو گئی ہے۔ ہدیۂ تبریک قبول کیجیے۔ اس کی اشاعت میں آپ کی دعاؤں اور توجہ دونوں کا بہت اثر ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ محنت بارآور ثابت ہوئی۔ آج پروفیسر محمد اسلم صاحب لائبریری میں تشریف لائے۔ دکھانے کے لیے ایک نسخہ لائے۔ مجھے دے گئے ہیں۔ فہرست کو مطبوعہ صورت میں دیکھ کر روحانی مسرت ہوئی۔ الحمدللہ علی احسانہ۔ میں ان شاء اللہ جلد ہی حاضر خدمت ہوں گا۔

اللہ کرے آپ کے مزاج بخیر ہوں۔ والسلام مع الاکرام

نیاز مند و طالب دعا

سید جمیل احمد رضوی

بخدمت:۔

جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب،

۵۵۔ ریلوے روڈ، لاہور۔۷

اس مکتوب کے جواب میں حکیم صاحب نے یہ خط لکھا۔

میں نے اس خط کا جواب اسی روز (۷ دسمبر ۱۹۹۶ء) ہی ارسال کر دیا۔ اس سے متعلقہ اقتباس یہاں پر دیا جاتا ہے:۔

واجب الاحترام حکیم صاحب!

السلام علیکم۔ آپ کا مکتوب مؤرخہ ۷ دسمبر ۱۹۹۶ء وصول ہوا۔ فہرست کی اشاعت پر آپ کی مبارک باد قبول کرتا ہوں۔ یہ میرے لیے اعزاز و افتخار ہے۔ آپ کی دعاؤں اور توجہ سے ایسا ممکن ہوا۔

استاذی المحترم پروفیسر افتخار احمد چشتی صاحب کو کتاب کا ایک نسخہ جانا چاہیے۔ میں نے ان سے وعدہ بھی کیا ہوا ہے۔ اگر آپ از راہ کرم فہرست کا ایک نسخہ ان کو بھجوا دیں، تو کرم فرمائی ہوگی۔ اس بارے میں میں بھی ان کو لکھ دوں گا۔

نیاز مند و طالب دعا

سید جمیل احمد رضوی

۱۰۱۔ پروفیسر افتخار احمد چشتی صاحب (وفات ۲۰۰۱ء) فیصل آباد میں مدفون ہیں۔آپ گورنمنٹ کالج، فیصل آباد (حال یونیورسٹی) میں علوم اسلامیہ کے استاد تھے۔راقم السطور نے بھی اسلامیات اختیاری (Optional) کا مضمون ان سے اسی کالج میں اور انٹرو ڈگری کلاسز (۱۹۵۷ء تا ۱۹۶۱ء) میں پڑھا تھا۔ بہت شفیق استاد تھے۔ پروفیسر صاحب کا حکیم صاحب سے بھی رابطہ تھا۔ ان کے خطوط سے متعلقہ اقتباسات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

پروفیسر افتخار احمد چشتی مرحوم نے راقم السطور (سید جمیل احمد رضوی) کے نام ایک مکتوب مؤرخہ ۱۹۔جنوری ۱۹۹۴ء ارسال کیا۔اس کے دو متعلقہ نکات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:۔

''خیر الاذکار کا ایک خطی نسخہ آپ کی لائبریری میں موجود ہے۔ پروفیسر معین نظامی صاحب نے ڈاکٹر محمد اختر چیمہ کو لکھا اور انہوں نے مجھے بتایا۔ اس کی ایک فوٹو کاپی ارسال فرما سکیں تو ممنون ہوں گا۔

حکیم صاحب قبلہ کی خدمت میں ماہنامہ روحانی پیغام ارسال کرتا رہتا ہوں۔ اگر آپ کو شرف ملاقات حاصل ہو تو میرے سلام و آداب بھی پہنچا دیں اور خصوصی دعاؤں کے لیے بھی کہہ دیں''۔

میں نے اس مکتوب کا جواب پروفیسر صاحب کو بذریعہ چٹھی محررہ ۲۱۔فروری ۱۹۹۴ء بھیج دیا۔اس کا متعلقہ اقتباس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

''خیر الاذکار مؤلفہ محمد بن غلام محمد کا ایک خطی نسخہ ذخیرہ ثانی میں موجود ہے۔ اس کے ۳۶ اوراق ہیں۔ کتابت ۱۵ شعبان ۱۲۴۲ھ (۱۴۔مارچ ۱۸۲۷ء) کی ہے۔نسخہ بہت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہے۔ اگر آپ اس کو ایڈٹ کرنا چاہتے ہیں، تو اس کی فوٹو کاپی مل سکے گی۔ ازراہ کرم اپنے لیٹر پیڈ پر چیف لائبریرین کے نام اس کی فوٹو کاپی کے لیے لکھ بھیجیے۔ اس میں حصول کا مقصد بھی

لکھ دیں۔صدر شعبہ فارسی، یونیورسٹی اورینٹل کالج سے اجازت لے کر فوٹو کاپی فراہم کی جا سکے گی۔
محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری کو آپ کا سلام و آداب اور خصوصی دعاؤں کا پیغام بھجوا دیا تھا''۔

اس مکتوب کا جواب پروفیسر افتخار احمد چشتی مرحوم نے ۱۴۔رمضان المبارک ۱۴۱۴ء جمعۃ المبارک / بمطابق ۲۵ فروری ۱۹۹۴ء کو لکھ کر مجھے ارسال کیا۔اس میں بھی انہوں نے محترم حکیم صاحب کا ذکر کیا۔انہوں نے لکھا:۔

''حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری دامت برکاتہ کی خدمت میں سلام و آداب پہنچا دیے۔ بہت بہت شکریہ۔ جب ملاقات ہوا کرے، سلام پہنچا دیا کریں اور دعا کے لیے کہہ دیا کریں''۔

اس مکتوب کے ساتھ چیف لائبریرین، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور کے نام بھی ایک چٹھی اسی تاریخ کو بھیجی۔اس میں انہوں نے اپنا مختصر سوانحی خاکہ تحریر کیا، اور مخطوطہ خیر الاذکار کی فوٹو کاپی کے لیے بھی لکھا۔ان کا یہ سوانحی خاکہ بہت اہم ہے، کیونکہ یہ ان کا خود نوشت ہے۔اس خط کو نقل کیا جاتا ہے:۔

۲۵۔فروری ۱۹۹۴ء

جناب محترم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔یونیورسٹی اورئینٹل کالج کا قدیم طالب علم ہوں۔۱۹۲۴ء میں منشی فاضل کیا تھا۔کالج سٹاف میں حافظ محمود شیرانی صاحب، شاداں بلگرامی صاحب، مولانا نجم الدین صاحب، مولانا حسن دین صاحب اور دوسرے اساتذہ کرام تھے۔۱۹۵۲ء میں ایم اے اسلامیات کیا۔اساتذہ میں ڈاکٹر مولوی محمد شفیع صاحب، مولانا علم الدین سالک صاحب، ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب اور ڈاکٹر برہان احمد فاروقی صاحب تھے۔صدر شعبہ علامہ علاء الدین صدیقی صاحب تھے۔

۱۹۵۲ء سے ۱۹۷۵ء تک اسلامیات پڑھاتا رہا۔۱۹۷۵ء میں ریٹائر ہو گیا۔والدین اساتذہ اور مشائخ کی دعاؤں سے درج ذیل علمی کام اللہ تعالیٰ نے اس

خادم الفقراء سے کرائے، حالانکہ میں اس قابل نہیں ہوں۔
ا۔معروف فارسی ملفوظ مناقب المحبوبین کا اردو ترجمہ
۲۔معروف فارسی ملفوظ مخزن چشت کا اردو ترجمہ
۳۔حضرت مولانا فخر الدین دہلوی کی تصنیف عربی فخر الحسن کی تدوین نو متن
و اردو ترجمہ
۴۔مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی کی تصنیف تذکرہ فریدیہ کی تدوین نو ان کے
علاوہ درج ذیل تالیفات بھی ہیں:
ا۔تذکرہ خواجگان تونسوی
۲۔حضرت قبلہ عالم۔۔۔احوال ومناقب (خواجہ نور محمد مہاروی رحمہ اللہ تعالیٰ)
۳۔تذکرہ غوث زماں خواجہ سلیمان تونسوی رحمہ اللہ تعالیٰ (زیر ترتیب تالیف)
(یہ کتاب چشتیہ اکادمی، فیصل آباد کی جانب سے ۱۹۹۵ء میں شائع ہو گئی
تھی)
میرے شیخ حضرت میاں نور جہانیاں مہاروی (سجادہ نشین چشتیاں شریف)
نے دو سال قبل فرمایا تھا کہ خیر الاذکار کو از سر نو اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جائے
تاکہ یہ ملفوظ آئندہ کے لیے محفوظ ہو جائے۔میرے لیے یہ وصیت ہے۔میں اسے ان
شاءاللہ تعالیٰ ایڈٹ کرنا چاہتا ہوں۔متن، ترجمہ، حواشی جو کچھ بھی ممکن ہو سکا۔
براہ کرم اس کی عمدہ فوٹو کاپی عطا فرمائیں۔اللہ آپ کو احسن جزا دے۔
آمین۔

جناب چیف لائبریرین صاحب
پنجاب یونیورسٹی لائبریری
لاہور۔

مخلص
افتخار احمد چشتی

۱۰۲۔فائل ذاتی خط و کتابت۔
۱۰۳۔تذکرہ قطبیہ رسالہ "سہرورد"، لاہور (جنوری ۱۹۹۶ء) کے شمارے
میں شامل ہے۔اس کی ۱۹۵۳ء والی اشاعت کا عکس اس میں شامل ہوا ہے۔اس کی

تفصیل درج ذیل ہے:۔

تذکرہ قطبیہ

یعنی

اذکار قطب العالم حضرت عبد الجلیل چوہڑ بندگی لاہور عظمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۹۱۰ھ) داماد سلطان بہلول لودھی تصنیف حضرت جمال الدین ابوبکر اکبر آبادی، شائع کردہ نامی متولی، ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء (فارسی)، ص:۱۔۱۴۸

پروفیسر محمد شجاع الدین مرحوم نے اس کے شروع میں چودہ صفحات پر مشتمل دیباچہ لکھا ہے۔ ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری میں اس کے دو نسخے زیر شمارہ ۶۲۷۷ موجود ہیں۔

۱۰۴۔ فائل ذاتی خط و کتابت۔

اشاریہ اشخاص

مکتوب نگار (حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمۃ) کا اسم گرامی تقریباً ہر صفحہ پر آیا ہے۔ مرتب (سید جمیل احمد رضوی) کا نام بھی کثرت کے ساتھ آیا ہے۔ اس بناء پر یہ دونوں نام اشاریے میں شامل نہیں کئے گئے۔

ن

نوٹ: کمپوزر کی غلطی سے ذیل میں "مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری" کا اشاریہ کتب چھپ گیا ہے۔ ہم معذرت خواہ ہیں۔ ناشر

اشاریہ کتب

(بشمول رسائل)

ماہانہ ختم شریف

ہر قمری ماہ کے دوسرے اتوار بعد نماز عصر تا مغرب

حضرت حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ چشتی نظامی قادری

بمقام مقابر چشتیاں قبرستان حضرت میاں میر

سالانہ عرس مبارک 17

بعد نماز ظہر

نوٹ
شرکاء محفل میں ماہ کتب بھی تقسیم کیجاتی ہیں